

(مولانا سید) محمد رابع حسنی ندوی

صرف حادثہ جنگ میں بلکہ بے عذری



ہندوستان کے دینی و عربی مدارس اور آزادی سے قبل کے قائم شدہ ہیں، ان کی علمی و تعلیمی پر امن سرگرمیاں کوئی دھکی جھپٹی حقیقت نہیں ہیں، ان کے دروانے کھلے ہوئے ہیں ان گیا ملک کے طبقہ کے لوگ آتے اور دیکھتے ہیں۔ یار ہاوندا، اور وزراۓ اعلیٰ تک ان میں آئے اور بعض وقت فناشوں میں شرک ہوتے۔۔۔ یہاں دین اور اخلاق کی تعلیم ہوئی ہے، کسی قانون شناختی یا ملک کے مفاد کے خلاف کوئی ذہن نہیں بنایا جاتا، مزید یہے کہ ان میں کسی کے اساتذہ اور طلباء نے آزادی کی جنگ میں اسی شرکت کی۔۔۔ جو ہندوستان کے لئے فخر کا باعث ہے، ان لوگوں نے اپنی قوم مسلمانوں تک کی کامیاب سنی ہیں بعض وقت پھر کھائے ہیں اور یہ الزام سنایا ہے کہ یہ علماء ہندو ہو گئے ہیں لیکن یہ مجھے بے اور سب برداشت کیا حتیٰ کہ ملک کو آزادی ملی اور ہندوستان ہی کو کچھ بے پاکستان نہیں گئی لیکن بلکہ حضرت اکران کو اپنے ہم ملک یہ کہتے ہیں کہ یہ پاکستان کے اجنبی ہیں، یہ بگلا دشی ہیں پھر ان پر مشکر کے رات کی تالیفیں میں چاہے ڈکے جلتے ہیں، اخبارات میں ان کو دہشت گرد کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے اگرچہ بعد میں ثابت یہ ہوتا ہے کہ یہ بڑی ہیں میں بے آناء ہیں۔ لیکن بدنامی تو بھی ہوئی بے داشت گرد اور ملک دشمن سمجھے جانے لگتے ہیں، کیا اس ملک میں مسلمانوں کو وہ انسانی حقوق اور طبک کے شہری ہونے کی عزت بھی حاصل نہیں جو ملک کے کسی باشندے کو حاصل ہونا چاہیے، ابھی چند ماہ قبل بگلا دشی کا الزام چلا، دہلی کا ایک پورا محلہ کا محل بگلا دشی قرار دیا گیا، پھر دہلی سے تکلیف ایہ الزام عربی مدارس ملک بپوشنگی اور تلاش شروع ہوئی کہ بگلا دشی سے آئے ہوئے آئی اسی آئی اجنبی اس مدرسوں میں ہو سکتے ہیں، دارالعلوم دیوبندیں تحقیق کی گئی پھر وہ میں تحقیق شروع ہوئی، دفتر کے ریکارڈ بگلا دشی طلباء کی تحقیق کے لئے پوچھے گئے، دفتر کا کام بڑھا، انکان کو بگلا دشی طلباء کے نام پتے اور حیثیت و نویعت تباہی گئی، پھر وہ سفر غیر ملکی پوچھے گئے ان کی تفصیل دی گئی۔ پھر بات یہاں تک پڑھی کہ ہندوستان کے سرحدی صوبوں کے طلباء کے متعلق پوچھا گیا وہ بھی تھیک ملا، پھر ایک بگلا دشی اولڈ بول اسپرے اندر سے کپڑا، جس کا دیواری ختم ہو گیا تھا میں ابھی وہ لپٹ ملک و اپس نہیں گیا تھا اس کو پکڑ لے گئے اور جیل میں رکھا جدیں تھوڑا بگلا دشیوں کی تحقیق اور پوچھچہ سے نہ دھا بھی تکلاہی اور اطہران کی سانس لی تھی کہ پھر تمہیری دہشت گرد کا قصد شروع ہو گیا اور پوچھچہ کے لئے لوگ کتنے لے کی نام میتاً لے ان کے طالب علم ہوئے کے بارے میں پوچھا گیا ان کی تفصیل بھی بتا دی گئی اور خیال پوکر کتاب ختم ہوئی لیکن مات کہاں ختم ہوئی وہ تو شاید اسلام کا نامہ اور دین و علم دین میں مشغول ہونا ہی جرم ہیں گیا ہندو سابق تحقیقی ای ملک تاکنچی تھی کہ رات کی تاریکی میں اچانک بلا اجازت واطلائے کے بھاری پولیس جمعت کے ساتھ چاپ مار دیا اور پھر جو کچھ کیا گیا وہ سب کو حکومت میں اداروں اور ان میں علم و تعلیم میں مشغول لوگوں کی تحریر خبر کرنے کی کوشش تھی گئی۔۔۔

کچھ نہیں آتا کہ آرائیں، ایسی ذہن کیا چاہتا ہے اور اس ذہن کو صحیح مان کر حکومت کیا کرنا چاہتی ہے، کیا پردرہ میں کروڑ کی آبادی کو طرح طرح کی الزامات دے کر اور اس کے امن و اطمینان کو پریشانی میں تبدیل کر کے اتنی بڑی آبادی کی نازاضی اور مظلومیت کا احساس ملک کے لئے مفید ہے؟

بعض اخبارات میں یہ تصریح کئے کہ نہدوں میں ایک چھاپی توپراں پرانا شور کیوں ہے سوراں نے کرنا پڑا اس سجدہ کے گرانے کا زخم ابھی منہل نہیں ہوا تھا کہ مسلمانوں کے دینی اداروں کو نوشاہنبا کر اس زخم پر کچھ کر گیا گیا۔ اور زخم پر کچھ کر بہت آنکھیں دیتے ہیں کیا جوٹ اور نکیت میں چلانا بڑی بات ہے؟ پھر بے انہ کو محروم کر کر بدنام کر دینے سے کسی باعترض شخص یا ادارے کی جو بے عزمی ہوئی ہے تو وہ بھی کب قابل برداشت ہو سکتی ہے۔۔۔ بالے عزمی کرنے والا محدث کے سافیوں کا اظہار کرے، تھانی کی کچھ شکلیں اختیار کرے تو مظلوم کا غم بکار ہو سکتا ہے۔۔۔

ضرورت ہے کہ شہر یوں سماق انسانی حقوق کا پورا لحاظ کرتے ہوئے معاملہ کیا جائے اور شہر کو واقعہ سمجھ کر کوئی معاملہ کیا جائے اس کے بغیر طبک بے چینی اور انتشار کے چکر سے نہیں نکل سکے گا بلکہ مزید پھٹتا چلا جائے گا۔

شراط اخنثی

- ۱۔ پانچ کاپی سے کم کی اخنثی جاری نہیں کی جاتی۔۔۔
- ۲۔ نی کاپی ۱/۱ روپے کے حاب سے زرضاہت بیشگر واڑ کرنا ہو گیا
- ۳۔ مکیش جوابی خط سے معلوم کریں۔۔۔

نرخ اشتخار

- ۱۔ تغیر حیات کافی کام فی سینٹی میٹر ۲۰/R.
- ۲۔ حضرت مولانا سید الگون علی ندوی
- ۳۔ مکیش تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پڑھیں ہو گا۔
- ۴۔ (مولانا) سید محمد بلال عینی ندوی
- ۵۔ صرف حادثہ ہی نہیں
- ۶۔ اشتخار کی نصف رقم پنٹی جمع کرنا ضروری ہے۔
- ۷۔ بنابر حسین امین
- ۸۔ ملک بچاؤ.....
- ۹۔ حافظ حقانی قادری
- ۱۰۔ قرآن مجید غیر مسلموں کی نظر میں
- ۱۱۔ مولانا عبد القادر رئے پوری
- ۱۲۔ سیاض الدین حاشور
- ۱۳۔ مفید طریقہ کار ۰۰۰
- ۱۴۔ بیگم طاہرہ رضوی بخنوڑہ
- ۱۵۔ محمد طارق ندوی
- ۱۶۔ سوال و جواب
- ۱۷۔ ڈاکٹر مسعود الحسن عثمانی
- ۱۸۔ مدرسہ عربیہ جعفریہ (کراچی)
- ۱۹۔ ایک سماں ہے فقط ۰۰۰
- ۲۰۔ قطر
- ۲۱۔ دبئی
- ۲۲۔ " "
- ۲۳۔ محمد احمد
- ۲۴۔ شمیم احمد ندوی
- ۲۵۔ پاکستان
- ۲۶۔ امریکہ

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

Mr. M. AKRAM NADWI
O.C.I.S.
St. CROSS COLLEGE
Oxford OX1 3TU - U.K.

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.
P.O.Box No. 388
Vereniging
(S.AFRICA)

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.
P.O.Box No. 10894
DOHA - QATAR

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.
P.O.Box No. 12525
DUBAI - (U.A.E.)

Mr. ATAULLAH Sb.
Sector A-50, Near Sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI - 31 (Pakistan -)

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave
Woodmere
New York 11598 - (U.S.A.)



حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی سے گفتگو کا تاثر

بے اور اس کے لئے ووٹ کو خوش رکھنا ہی مقصد

تھے جو ان سے ملاقات کرنے پڑتے تھے۔
حضرت مولانا علی میان نے جو کسی نبی نویلی
متاز عالم دین مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے
دوہیں کو چند بڑے اور وہی کی ضرورت ہے جو خود کشی
جانے کے لئے کچھ صبر اور انتظار ضرور کرنا پڑتا ہے گاندھی
کہا کہ دس بڑے اور وہی کی ضرورت ہے اور جیسا کہ
یہاں اتنی اہمیت ہے کہ وہ نہ ہو تو بے زبان اور
معصوم روای کی زندگی کو ختم کر دیا جاتے۔ ابھی
کی جیسی کوئی پر خلوص ہستی نہیں ہے جو ملک کے
بہتر مفاد میں پیدا ہو اسے یاد رکھتے۔
ایک کہا رکھ دیا کوئی پیروار تو وہاں شخص
کا سر پھوڑنے کھڑا ہو جائے کا تو پھر اللہ کے بنائے
ہوئے انسان کی زندگی کو جب یوں ختم کیا جائے
گا تو وہ کتنا راض ہو کہا یعنی سوچنا چاہئے۔ اللہ
کو اپنا بنا یا بہا انسان بے حد پسند ہے اور یہ کام
مذہبی لوگوں کا ہے کہ وہ بتائیں کہ خدا کی سب سے
بھرنا اور جیت حاصل کرنے کے لئے برلنی اور عرب
کو ملاش کر کے ان کو ختم کرنے کی کوشش کرنے
کے بجائے دوست کے لئے ہر ایک کو خوش رکھنا ہے
مقصد رہ گیا ہے جب کہ ضرورت ہے کہ ایسا حاس
بیدا کیا جائے کہ انسان انسان کو دیکھ کر یہ کچھ کر
کوشش ہو کر وہ بھائی ہے نہ کہ کچھ کو خوش ہو کر
شکار ہے۔ اور حکومت ذات پات اور فرقے کے
محظوظات سے بلند ہو کر سب کو اگے بڑھنے کے موقع
فراتر کرے۔ سیاسی مقاصد میں خلوص مقدم
رکھا جائے۔

حضرت مولانا نے فرمایا کہ مذہبی پیشواؤں
رہنماؤں، اسکاروں اور سنسنیوں کے اس ملک میں
جن کے مزاج میں اہر زبان میں نرمی ہو اکنہ تھی
اس ملک میں روحانیت کا ماحول بنایا تھا اور ایسی
حیث پیدا کی تھی جو ضربِ المشن بن گئی تھی ہرستان
کو ششی کی جا رہی ہے کہ کسی کو کچھ خرچ بھی نہ
کرنے پڑے اور مال باقہ آجائے۔ دوسروں کا پیٹ
کو دیکھ کر لوگ خوش ہونے کے بجائے قل من بہم
ہیں اور کب کوئی فساد کی لہران کا خاک کر دے گئی
آدمی کے لئے دولت سب پچھے ہے۔ طاقت حاصل
کسی کے دل میں نہیں جو ایک پچھے محب وطن کے
دل میں ہو جائے۔

سوالوں کے جواب میں حضرت مولانا
خیال ظاہر کیا کہ جو بھی حکومت میں ہو اس کا فرض
پر صرف المکش میں کامیابی حاصل کرنا بسا رہتا
چکا خبار نویسون سے غیر بھی ہاتھیت کر رہے

ہے کہ بلا کسی قسم کی تغیرت کے لوگوں کو اٹھنے کا موقع
دے۔ ذات پات کی حیثیت سے نہ کچھا جائے۔ اقلیتوں
کے ساتھ حکومت کی یہ غلطی ہے کہ ایک طبقہ یافرق
یا سماج کو بڑھتے نہ دیا جائے۔ یہ خدک کا نقصان
ہے اور ملک کے حساب میں جائے گا۔

انھوں نے کہا کہ اگر کسی خاندان میں دو فرد
ندوہ

بیجا میں اور ایک کا علاج ہو دوسرے کا نہیں تو اس
ندوہ کے ضمن میں بعض سوالوں کے جواب
سے پورے خاندان کو نقصان پہنچنے کا۔

کیا کیا جائے؟

تو پھر کیا جائے؟ کے سوال پر مولانا علی ریاض
نے صافیوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا تھیم پر پیس
اور الکشن وغیرہ تین چار چیزوں میں جو ملک کی نسبت
سے کھیل رکھی ہیں تھیں اسے کامیاب ہوتے ہیں اس
حرکت سے ساری دنیا کو جو ہندوستان کو.....

حضرت مولانا نے فرمایا اس ندوہ کے ایک میں
حیثیت کا علیحدی ادارہ ہے جہاں کے طبقہ اور تدبیسی
حیثیت کا علیحدی ادارہ ہے کہ جہاں کے طبقہ اور تدبیسی
وغیرہ تدبیسی عملکے لوگوں کو درس فتدیں کے
کاموں سے فرستہ نہیں ہوتی کہ وہ سیاست یا کسی
لئی نہ ہے باہری امداد پر نہیں چلتے۔

حضرت مولانا نے فرمایا اس ندوہ کے ایک میں
کی عزت کا سینہ نہیں ہے۔ پر پیس میں کہیں پر یہ دعوت
کی بات نہیں ہے۔ ملک کے میڈیا پر پیس کو باقصدر
ہونا چاہئے اس میں ملک کے نئے ذمی و ذؤں (لگاؤ)

ہونا چاہئے۔ غلط بیانی ملک کو دھوکا دینے کے تراوی
ہے انھوں نے اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو
کے بیان پر کہا کہ امریکا اور پورپ میں اخبارات اور

دوسرے فضائل الملاع حالات کو اس کے صحیح تباہ
ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مادہ مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ملک کے بھی خواہوں کے تعاون اور ملکی احانت
ہستیاب کر دیا۔ پھر اس طرح چھاپ مار اور جو بیو
سے جلتا ہے اس نے سہیش برتاؤں کی ملکی
اوہ اسباب اقتدار اخباری اطلاعات پر پھروس

پیش کش کو مسترد کیا ہے اور خود ایک بار مشرم و موقت
کرتے ہیں اور ان کو یہ اندازہ لگانے میں مدد ملی
نہیں ہے کہ حالات کا رخ کیا ہے۔ حضرت مولانا نے بتایا
کہ خالہ میں ایک بار آں اندھی مسلم پرنسن لا بورڈ

کے تحت جس کے وہ صدر بھی ہیں ایک عام جلس
ہیں کہ ہم وہ ہیں جو پڑی کی چھاؤں میں بیٹھ کر پڑھائے
ہیں لیکن سرکاری امداد قبول کرنا گوارہ نہیں ہے بھائی

بتائی ہے جکڑ وہ میدان جہاں کئی لاکھ کی تجھیش
ہے اپنی تجھیش بھر بھرا ہوا تھا اور ایک مختار

اندازے کے موجب پانچ لاکھ کے لگ بھگ کا مجمع تھا
انھوں نے کہا کہ اخبارات کاروں مشتبہ ہونا چاہئے

پہلا عظیم اجتماع ہوا تھا جس میں سربراہان ملک سارے
خاندانے، اکابر حملاء اور عرب زمانہ شرک ہوئے تھے
اور سب سے خاص بات یہ کہ جامعہ ازہر کے شیخ الازم
صدر اس کو چھتے تو ہمیں جگہ بھروس کی فوج توجہ
دلائی جس سے ان اخبار نویسون نے اتفاق بھی کیا
کہ کعبہ تھا اسی کی وجہ سے جو یاں الجبلیں گیں
یہ مدرس ندوہ، جلال نے لے آپ بھی کا آخوند

کاری و صفائی میں بھی اسی کی وجہ سے جعل
کوچنے والے نقصان کے لئے حکومت نے جو قریبی
لئی وہ ہم نے شکریہ کے ساتھ دا پس سرداری تھی اسی
اس رقہ پر ہمارا کوئی حق نہیں تھا۔ اس میں
میں دیکھی تھی، انھوں نے کہا انفرادی طور پر کوئی
باہری شخص ندوہ کی اعتماد کر دے تو الگ بات ہے
لیکن ندوہ باہری امداد پر نہیں چلتے۔

حضرت مولانا نے فرمایا اس ندوہ کے ایک میں
جیت کا علیحدی ادارہ ہے جہاں کے طبقہ اور تدبیسی
وغیرہ تدبیسی عملکے لوگوں کو درس فتدیں کے
کاموں سے فرستہ نہیں ہوتی کہ وہ سیاست یا کسی
دوسری بات کے بارے میں سوچیں، انھوں نے اور مگرنا

رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے
چھاپ مار کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ سوالوں کے جواب
میں انھوں نے کہا کہ ندوہ باہری امداد پر نہیں اس

ہو کر جعل کر لے چکے۔ انھوں نے جو مواد مانگا دے ہے
پھر اپنے بیرونی سفر کی روشنی اور جو بیو

میں علم کی قدر نہیں رکھ گئی ہے۔ مولانا نے کہا کہ نہ ہے
رایج صاحب نے کہا کہ اتنی جنس دلوں نے ہم سے

دو نوں کا پنہ حکاہ ابھی کوئی کارروائی ممکن نہیں ہوئی۔
عمل جاری ہے اس نے کوئی رائے قائم نہیں کی جا سکتی
جب تک معاملہ قائم طور پر ختم نہ ہو جائے۔ حضرت مولانا
نے فرمایا کہ صرف یہ جاہت ہے جس کا آئندہ ایسی حرکت
سرزدہ ہونے پائے۔

مسلمان جوش کے بجائے ہوش سے کام لیں

مولانا قاری صدیق احمد باندروی کی ندوۃ العلماء کے معاملہ میں تلقین

ریاضت نہ بخس کا اجے افادہ عام کے خالصے کے مسلمان جوش کے
بیان کو بدینظر تحریک کیا جا رہے ہے۔

(ادارہ)

قرآن مجید مسلمان کی نظر میں حافظت احتاظت قادری

ہے اس پاک کتاب میں آسمان دشمن کے خدا نے واحد
گلکیں اور بحد رسکی گھری اور بیرونی خدمت موجود ہے
قرآن پاک نے یہ بات ثابت کر دیا ہے کہ اس کی تعلیمات
میں یہے دنار و موجد ہیں جن کے ذریعہ اقوام خاتم الحنفیوں
میں بدل سکتی ہیں یہوں معلوم ہوتا ہے کہ عرب چڑھاۓ جاوے
بندوگ گویا یہ سارے کی پڑھی کے شاہستے ہے یا کیک
ملکتوں کے باقی بڑے بڑے شہروں کو تعمیر کرنے والے
ادبی سے بڑے کتب خانوں کو تعمیر کرنے والوں کی
جیشیت میں بدل گئے۔

قرآن مجید ایک خلیفہ قوت کا حوالہ ہے اور تعلیمات
میں وہ اصول موجود ہیں جو علیٰ وقوف کا سچی خیز ہیں۔

ایک بخوبی قوانین ہوتے کی جیشیت میں اور ایسے
نظام خلیفہ کی کتاب ہونے کی جیشیت میں اس کی نو تیت د
اہمیت اور خوبیوں کا اندازہ ان تبدیلیوں سے ہو سکتا ہے
جو اس کتاب کے تو سطے ان لوگوں کے تابوں، عادات دلخواہ
کیا ہے، نیک نیتی، فیاضی دیخادت، تحمل و برداشتی،
صبر درغما، حیاء، کفایت شعراہی، سچائی و صدق، ادب
و احترام، صلح جوئی، بیکی محبت اور بھروسہ سے پہنچنے والی
کتاب مکمل حالت میں محفوظ رکھی گئی ہے۔ اس دن سے
جیکہ یہ نازل ہوئی اور آج تک ساری دنیا اسکو بار بار
بڑھتی ہے اور پہلے مسلمان کی نشانی تصور کی جاتی ہے۔

کرتا ہیں ایک کتاب کے علوی قائد کا اندازہ کرتے وقت یہ ہیں
کہ کسنا چاہیے کہ اس میں غلطیات خیالات و نظریات کیے
یا۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ جن عقائد کی دینی تسلیم اس کتاب
میں دی گئی ہے اخنوں نے دنیا میں کیا اثاثات پیدا کیے ہیں کہ
قرآن مجید میں جن عقائد کی تلقین کی گئی ہے۔ ان کی
نشر و اشاعت تواریخ جہر کے زور پر جوئی تھی، ایک
کو برقرار رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان سماج کے لیے اپنے انسانی حقوق
کے اہمی و افاق ہونے کی شہادت دے رہا ہے۔

خود قرآن نے کہدا ہے اس میں آگے پیچے یاد اور
حقیقی برکت تھا۔ (بوجالہ پاچھی فاروقی محمد بن عبد اللہ
اسی سادہ ہیں کہ ہر ایک کی کچھیں جائیں۔)
گستاخی بان آگے یہیں کہ مزید تھیں اسیم قرآنی
آیات میں دیکھتے ہیں کہ یہ سامنے مختصر جو ملکی اللہ طے وسلم
نے ان باجیل کے مذاہب کی بنا پر مخصوص ہو دنیا سی کی کھنچتا
رہا اور اسی کی ہے اور یہ مداری اس وعیت کی ہے جو علمان
مذاہب کے بیان میں نہایت شاذ و مدد ہے۔

”ذہب اسلام کا دھم حصد جس سے اس کے بالی (عین) نہ
علیہ وسلم کی بیعت نہایت صاف طور پر معلوم ہو جاتی
ہے اور وہ اس ذہب کا نہایت کامل اور رشدِ ریس اور
پھر اس کا موازنہ قرآن مجید سے کرتے ہیں تو ایک بات
یہ ظاہر ہوتی ہے اور اس بات کا غیرہ سلم اور سلم بھی
اعتراف و اقرار کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے علاوہ باقی تمام
کتب تحریف شدہ ہیں۔ یہ رانے ایسی کتاب“ اسلام کا
جو اس کتاب کے تو سطے ان لوگوں کے تابوں، عادات دلخواہ
کیا ہے، نیک نیتی، فیاضی دیخادت، تحمل و برداشتی،
صبر درغما، حیاء، کفایت شعراہی، سچائی و صدق، ادب
و احترام، صلح جوئی، بیکی محبت اور بھروسہ سے پہنچنے والی
کتاب مکمل حالت میں محفوظ رکھی گئی ہے۔ اس دن سے
جیکہ یہ نازل ہوئی اور آج تک ساری دنیا اسکو بار بار
بڑھتی ہے اور پہلے مسلمان کی نشانی تصور کی جاتی ہے۔

کرتا ہیں ایک کتاب کے علوی قائد کا اندازہ کرتے وقت یہ ہیں
کہ کسنا چاہیے کہ اس میں غلطیات خیالات و نظریات کیے
یا۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ جن عقائد کی دینی تسلیم اس کتاب
میں دی گئی ہے اخنوں نے دنیا میں کیا اثاثات پیدا کیے ہیں کہ
قرآن مجید میں جن عقائد کی تلقین کی گئی ہے۔ ان کی
نشر و اشاعت تواریخ جہر کے زور پر جوئی تھی، ایک
کو برقرار رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان سماج کے لیے اپنے انسانی حقوق
کے اہمی و افاق ہونے کی شہادت دے رہا ہے۔

خود قرآن نے کہدا ہے اس میں آگے پیچے یاد اور
حقیقی برکت تھا۔ (بوجالہ پاچھی فاروقی محمد بن عبد اللہ
اسی سادہ ہیں کہ ہر ایک کی کچھیں جائیں۔)
گستاخی بان آگے یہیں کہ مزید تھیں اسیم قرآنی
آیات میں دیکھتے ہیں کہ یہ سامنے مختصر جو ملکی اللہ طے وسلم
نے ان باجیل کے مذاہب کی بنا پر مخصوص ہو دنیا سی کی کھنچتا
رہا اور اسی کی ہے اور یہ مداری اس وعیت کی ہے جو علمان
مذاہب کے بیان میں نہایت شاذ و مدد ہے۔

ایک محفوظ کتاب ہے اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو گئی
اب ان مشرقیں اور یورپی اسکارز کی کتب سے وہ اقتداء
پیش کئے جاتے ہیں جو انھوں نے قرآن کے مطالعہ کے بعد
ربو بیت اور وحدت کے لحاظ سے قرآن مجید میں موجود
چیزیں اسی میکوئید یا کا ایک مضمون نکال کر کھاتا ہے

پندرہ روزہ تعمیہ حیات
ایک تحریک ہے، اس کی
توسیع اشاعت میں حصہ ہے۔

ملک کے تمام اسکاروں، مذہبی اور پہنچاؤں وغیرہ کے
ساتھ تو مل جل برکام کرنے کے لئے تیار ہیں اور مذہبی
رہنماؤں کا فرض ہے کہ سامنے آئیں۔ انسانیت اور ملک کے
ایسے خیچ پر نکتہ ہیں اور کام کرنے ہیں، ملک کے
متحدة شہروں میں اس کے کامیاب اور ملٹری جسے پہنچا
ہے اور ہوں گے۔

ریاضت نہ بخس کا اجے افادہ عام کے خالصے کے مسلمان جوش کے
بیان کو بدینظر تحریک کیا جا رہے ہے۔

(ادارہ)

معروف عالم دین مولانا قاری صدیق احمد باندروی کی ۲۹ نومبر کو فوج پورا مدد پر بیان ان کے محقدادر
مداح بندوں اور مسلمانوں کا رحوم امنڈپر اور سب نے اپنے مسائل کے حل کے لئے مولانا سے
دعائی درخواست کی اس موقع پر مولانا نے فرمایا کہ مسلمانوں کو ندوۃ العلماء کا حصہ کے واخر پر ضبط و عمل
کے کام لینا چاہیے کیونکہ مسلمانوں کے اداروں کے خلاف کی جانے والی کسی بھی سازش کا مقابلہ جوش
کے لئے بیکھر ہوئے ہے مولانا نے منظاہرے کرنے اور جلوس وغیرہ
سنبیدہ اور پاشور مسلمان ندوہ کے واقوئے پر بند منانے منظاہرے کرنے اور جلوس وغیرہ

نکتے کو نامناسب قرار دیتے ہیں اور کہیے تیں کہ اس سے فالنہ تو کچھ نہیں ہو گا البتہ لقصاص ضرور
ہوئے گا کیونکہ مسلمانوں کے بند، منظاہرے اور جلوس وغیرہ کی بابت فطراتی فرقہ پرست عناصر
غلظاً فہیاں پیدا کر کے اور افواہیں اڑا کر سماج کو بند مسلمان کے خانوں میں تقسیم کرنے کی کوشش
لیکن ملک کو بچاؤ کا فخر ہونا چاہیے۔ ملک بچاؤ
سب بھیں گے ملک ڈوباؤس ڈوبیں گے۔

مولانا باندروی صاحب نے ندوۃ العلماء کے واقعہ کو دینی مدارس کے خلاف سوچی کبھی سازش
کا ایک حصہ قرار دیا۔

مولانا نے یہی فرمایا کہ ملک کے روایتی باہمی اتحاد و ارتباطا اور من و سکون اور بھائی چاہو
بھی بات کی جو اس بات سے منتفع ہیں جہاں تک
پہنچنے کے مسلم علماء اس کو کہہ ہے ہیں ملک
پیام انسانیت جس میں بند و اور مسلمان نزدیک دوسرے
ملادہ بہ کوئی بھی شاہیں ہیں، ۱۹۴۷ء میں یہ کام

کر رہے ہیں۔ حب الرآباد میں حلقوں پیام انسانیت
معرضی وجود میں آئی اس کے محنت انسان کو نہیں
کی دیکھ دیتے ہیں۔ اس میں شامل ہن مسلمان کار
ایسے خیچ پر نکتہ ہیں اور کام کرنے ہیں، ملک کے
متحدة شہروں میں اس کے کامیاب اور ملٹری جسے پہنچا
ہے اور ہوں گے۔

۱۹۴۷ء میں شامل ہن مسلمان کار
کے تعلیمیں اسکاروں، مذہبی اور پہنچاؤں وغیرہ کے
ساتھ تو مل جل برکام کرنے کے لئے تیار ہیں اور مذہبی
رہنماؤں کا فرض ہے کہ سامنے آئیں۔ انسانیت اور ملک کے
ایسے خیچ پر نکتہ ہیں اور کام کرنے ہیں، ملک کے
متحدة شہروں میں اس کے کامیاب اور ملٹری جسے پہنچا
ہے اور ہوں گے۔

ایک درست مترجم قرآن پاپ رکھتا ہے جس نے زمانہ کی
حیثیت کا ترتیب دیا ہے اسی کتاب قرآن ہے۔

اور ان کی بیان پر قوامیں کا ایک عکس موجود ہے۔ اس
آن تک مل شدہ اور سلسلہ صیف ہے۔
جرم مشرقیں ہاتوبیں ڈیروں کہتا ہے۔ اس کتاب
یعنی قرآن مجید کی حد سے عروپ نے سکندر اعظم اور رومیوں
کی سلطنتوں سے پڑی دیبا کو فتح کر لیا۔ ترجمات کا جو کام
رومیوں سے سینکڑوں برسیں ہوا تھا عربوں نے اسے
اس سے دوسرا حصہ میں اپنے ایجام کو پہنچایا۔ اسی قرآن
کی حد سے تمام سایی اقوام میں صرف عرب ہی بورپ میں
کریم ہے اور لوگوں کو تحریر کر دیتا ہے آخراں تم اس کی
عزت اور اس کے اعتراض میں ہمایت قوی ایزات کرتے ہیں۔ اس طرح یہ
کتاب تمام زماں میں ہمایت قوی ایزات کرتے ہیں۔

شہزاد ڈیون پورٹ نے ایک جگہ کھاہے بن مدد بھر
تمام خوبیوں کے جن برق قرآن خود کر سکتا ہے دنہایت ہی طاف
اور درشن ہیں۔ ایک موبدانہ اندزا اور دوسرے عظت جس
کو قرآن اللہ کا ذکر یا اشارہ کرتے ہوئے ہمیشہ منظر رکھتا
ہے کہ وہ اس کی طرف خواہش رزیلہ اور انسانی جذبات
کو سوپ نہیں کرتا۔ قرآن تمام غیر مہدب اور ناشائست
کا درجہ رکھتی ہیں۔ قرآن کی یہ مخصوصیت ہے کہ اس نے
ازمنہ و اعلیٰ میں ہمترین اور اعلیٰ دل و دماغ رکھنے والے
عجیبین قائم کیسی جوائی بورپ اور مشرقاً کے بڑی طبقے
کا ذکر رکھتی ہیں۔ قرآن کی یہ مخصوصیت ہے کہ اس نے

ہمہ روپوں اور عصائیوں پر گمراہ اثر دالا ہے تحقیقات سے
یہ ثابت ہو چکا ہے کہ بورپ میں جدید دور کے علم سے کئی
ضدیان پہنچے پورپ کے فلسفہ ایسا ہی ہے۔ بیشتر اور دیگر
علوم کے تحلیل وہ جو کچھ بھی جلتے تھے وہ سب کا سب اصلی
حولیاتیوں کے لا ایضی ترجیح کے دریافتیں حاصل ہوئیں
قرآن ہی نے مشروع میں ان میں ان علم و فنون کو حاصل
کر کے کاذب و شوک پیدا کیا تھا۔

ڈاکٹر محمد بن جانس کھنچے ہیں قرآن کے مطابق یہے
امیر محمد بن ابریان کے مطابق یہے موزوں ہیں
کہ زمانہ کا تمام صدیں اس کو تجویز کرنے پر بمحروم ہیں۔ وہ
مکملوں، ریاستاؤں، شہروں اور ملکتوں میں کوئی نجات ہے۔
قرآن نے اپنے تنہی طلب کو سخیر زبان کی طبقے شتمل کر دیا ہے
و حصری نے قرآن مجید کی تفسیر بھی اور اس کے دیباچہ
میں لکھا۔ تمام قدیم ترین صحیفوں میں قرآن سب سے زیادہ
فریضیات اور فاسد ہے۔

ذکر کے اگر ہم کوئی ایسی کتاب رکھتے ہیں جو اپنے زمانہ کی
حیثیت روح کی آئینہ دار ہوئے ہے بھی کتاب قرآن ہے۔
لطف اور بناوٹ سے پاک، تھکار دینے والے، میکن
لطف ایمان خالک سے معمور رہ جانتے ہے۔ اس کتاب
سر ولیم سیمور کا تھا ہے، مسلمانوں کے تمام فرقوں
یعنی قرآن مجید کی حد سے عروپ نے سکندر اعظم اور رومیوں
کے ساتھ بھی فرقوں (اسک) کا ایک ہی قرآن پڑھنا
کے لئے پڑھے غذا موجود ہے کا تھا کا رخص سنیجہ دلکش پڑھنا اور سنیجہ
الخ کو جذب کر لیتھ۔

ذیل میں مولانا عبد القادر رائے بوری رحمۃ اللہ علیہ
ذیل میں مولانا عبد القادر رائے بوری رحمۃ اللہ علیہ نہ صحت کو سوائی جا صحت سے اضافے کے
فلک و درد کی ایک جملکھ پڑھ کر اب یہ حصہ پڑھنا پڑھنا
کے لئے پڑھے غذا موجود ہے کا تھا کا رخص سنیجہ دلکش پڑھنا اور سنیجہ
الخ کو جذب کر لیتھ۔ (دادار)

مسلمانوں کے حالات کے اس وکیت مطالعہ اور
انہی زندگی کے اس طویل تجربے نے آپ کو اس تجربے پر بھجا
دیا اور آپ کا یقین اور عقیدہ ان گلی کو مسلمانوں کی
پوری زندگی اور اس کے مختلف شجوں کے فائدے کا حل
سبب اخلاص کی کمی اور اخلاق کا بکار ہے، اور وقت
کا سب سے بڑا ضروری کام اخلاص و اخلاق کا پیدا کرنا
ہے اور اس کا سب سے موثر درجہ محبت ہے اور اس
کا ذکر و صحبت ہے۔

اس اخلاص اور محبت سے برداشتی کام اور بر
اصلاحی کوشش میں جان پر ٹھیک ہے اور وہ زندگہ اور
میں انتشار، شخصی حضرات کو چھوڑ کر تحریک کے
کی دکانیں سجرا کھی ہیں اب وہاں بھی اصلاح و تربیت
رہنماوں میں اخلاص و تربیت کی کمی، رضا کاروں
اور کارکنوں میں نظم و اطاعت کا فقدان، عوام میں
اعتماد و القیاد کی اور منتظرین و ذمہ داروں میں امانت
و دیانت کی کمی محسوس فرمائی اور اس کے شکوئے سے
واعظین و مقررین کی شیوه بیانی اور رفتہ
اس کو غدا اور عقل بہانہ جو کو دنیا طلبی کا حیلہ اور
و بلاغت بھی سنی اور مصنفین اور اہل قلم کے ہاتھ
و دیانت کی کمی محسوس فرمائی اور اس کے انتشار اور خلا کا تیج ہے۔

کا انتشار اندرون کے انتشار اور خلا کا تیج ہے۔
و سوز کے فدان کی وجہ سے ان کے داریوں سے عوام
کی بہت کم اصلاح اور انقلاب حال ہوتا ہے کچھ بھی
صدی کے وسط کا یہ زمانہ ہندوستان میں دینی
خطاب کے انتہائی عوچ و ترقی کا دور ہے، لیکن
زندگی متوالن اور کاروائی سے جس خواب گرا میٹھ
و اضطراب قیادت کی کمزوری کو وجہ سے ہے اور قیادت
کی کمزوری، قائدین کی عدم تربیت اور سوندروں
کلہ الادھی القدب ہے۔

اسی طرح اخلاق کی درستی کے بغیر کوئی انفرادی
زندگی متوالن اور کاروائی اور کوئی اجتماعی کوشش
باراً کا درجہ تیج خیز نہیں ہو سکتی، آپ کے نزدیک ذکر
کا قاب کا خلا اور بگاڑ

آپ نے یہی محسوس کریا کہ عوام میں انتشار
زندگی کا کاروائی سے جس خواب گرا میٹھ
کی کمزوری، قائدین کی عدم تربیت اور سوندروں
کی بہت کم اصلاح اور انقلاب حال ہوتا ہے کچھ بھی
بچوں کو بار کباد دیتے ہیں جس نے جو شے زیادہ
یعنی قرآن جو اپنا مصالح ہونے میں اور اپنے مخطوطہ درجہ میں
کوچھ ایمان کے اعتبار سے بالکل یکاں دوڑ کا رہے۔
اس کی جو ہر ہی صفات میں کوئی شخص بھی سمجھدے شک
کا پیام نہ رہو کی خاص مخصوصیت رہی ہے۔

کوئی تغیر نہیں، کچھ عرصہ کی بات ہے اور حضرت جب جمیلی
مرحوم نے حضرت کوئی ایک غزال سنائی، جب وہ
غزال کے اس شعر کپ پوچھے تو حضرت نے پڑھ کیں
فرمائی۔ یہ بندوستان کے اعلانہ حقوق کی صحیح صورتی
و اعظماً کا ہر ایک ارشاد بجا تقریر سہت ہے پچھے مگر
اس تکھوں میں سوچتے ہیں جس پر بقیہ کافی تکھوں
اخلاص کی کمی اور اخلاق کا فساد

مسلمانوں کے حالات کے اس وکیت مطالعہ اور
انہی زندگی کے اس طویل تجربے نے آپ کو اس تجربے پر بھجا
دیا اور آپ کا یقین اور عقیدہ ان گلی کو مسلمانوں کی
پوری زندگی اور اس کے مختلف شجوں کے فائدے کا حل
سبب اخلاص کی کمی اور اخلاق کا بکار ہے، اور وقت
کا سب سے بڑا ضروری کام اخلاص و اخلاق کا پیدا کرنا
ہے اور اس کا سب سے موثر درجہ محبت ہے اور اس
کا ذکر و صحبت ہے۔

اس اخلاص اور محبت سے برداشتی کام اور بر

اصلاحی کوشش میں جان پر ٹھیک ہے اور وہ زندگہ اور

میں انتشار، شخصی حضرات کو چھوڑ کر تحریک کے
کی دکانیں سجرا کھی ہیں اب وہاں بھی اصلاح و تربیت

رہنماوں میں اخلاص و تربیت کی کمی، رضا کاروں
اور کارکنوں میں نظم و اطاعت کا فقدان، عوام میں

نفس کو غدا اور عقل بہانہ جو کو دنیا طلبی کا حیلہ اور
و دیانت کی کمی محسوس فرمائی اور اس کے انتشار اور خلا کا تیج ہے۔

واعظین و مقررین کی شیوه بیانی اور رفتہ
اس کو غدا اور عقل بہانہ جسے تیج نکالیا اور

اس کو ذہن کے امانت خانہ میں محفوظ کریا کہ باہر
و محبت پیدا ہوئی ہے، غرض پوری زندگی کی جوں پر
معلومات کی فراہمی اور اس کے انتشار اور خلا کا تیج ہے۔

لیکن یہاں بھی اخلاص کی کمی، عمل کی کوتاہی اور درد
صفیں کے دل پر یہاں سے سجدہ بے ذوق

کا جذب اندھلے باقی نہیں ہے

کی بہت کم اصلاح اور انقلاب حال ہوتا ہے کچھ بھی
صدی کے وسط کا یہ زمانہ ہندوستان میں دینی

خطاب کے انتہائی عوچ و ترقی کا دور ہے، لیکن
زندگی کا کاروائی سے جس خواب گرا میٹھ
کی کمزوری، قائدین کی عدم تربیت اور سوندروں
کی بہت کم اصلاح اور انقلاب حال ہوتا ہے کچھ بھی

کلہ الادھی القدب ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ اُبی و اُمی) کا یہی طریقہ تھا،
اور یہ اسلوب تشدد اور حکومت سے نسلام کے
 مقابلے میں نہایت ہی حفیہ اور تسبیح خیز ہے۔

مخالز نکارنے اس پہلو کی طرف بھی نشاندہی کی ہے کہ اگر کسی نے حضرت مولانا مدنظر الدین العالی کی دعویٰ زندگی کا بغور مطالعہ کیا ہے اور آپ کے دعویٰ کے اسلوب

سے روشنی حاصل کی ہے تو اس پر یہ بات مخفی نہیں ہوگی
کہ حضرت مولانا نے عملی طور پر اس تدریجی طریقے کو سخت
کر دکھایا ہے۔ جنما نچہ آپ کی ذات گرامی زند و عطف
اخلاص و ایثار و عطف و تذکیر میں تمام ھٹا اور داعیوں
کے لئے امک بستہ رک نہونزے۔

وصون نے ضریبِ پھی لکھا ہے کہ مولانا ناظم خاں
العالیٰ نے اپنے دعویٰ کام کی اساس اور بنیاد قرآن
و سنت علیہ رسانیں اور سلف صالحین کے طریقے پر

رکھی ہے۔ اور انہی طویل زندگی میں کبھی سرمواس سے
اگر اف نہیں کیا بلکہ برابر استقامت اور پامردی کے
ساتھ اس سرکار نہ اور گاہ مزن سے۔ سی و حصے

کاپ کی گفتار میں بلا کی سحر انگیزی، آپ کی تحریروں
میں عجیب و غریب قسم کی دلاؤ نیزی، جاذبیت اور
کشش، آپ کی شخصیت رو حانیت کا ایک بستہ جات
مرقعے

آپ کے علم کا یہ حال ہے کہ جب آپ بوئے ہیں
یا لکھتے ہیں تو اس سے قوموں کے تاریخی حقائق کے موتی
کبھرتے ہیں مخفی تندیب کی نشود نما اس کی سرست

اور فطرت سے بھی آپ بخوبی آکا ہیں اور موجودہ
تحریکوں کی حقیقت بھی آپ سے مخفی نہیں ہے آپ
نے فدا اور عماشرے کی اصلاح کے میدان میں جو

کوششیں کی ہیں وہ لائق ستائش ہیں۔ اس طرح
مرا وحیم کو برا بر آپ اس کی یاد دہائی کرتے رہے
اور ان کو نصیحت کرتے رہے کہ وہ اپنے اپنے ملکوں

میں اسلامی شریعت اور قانون کو نافذ کریں۔
معارف کرنے ادب اسلامی کے میدان میں

حضرت ملا ناصر علی محدث

دعاوٰت کے میں اخلاقی مفہوم نتیجہ حسین نظر رکھنے کا ر

آپ کا نظر اور آپ کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
دھوپی طریقہ کار کے بارے میں کوئی ایسی تفصیل
نہیں بیان فرمائی ہے کہ جس میں مقید رہ کر ہے
دعوت کا کام کیا جائے۔ بلکہ اجمیٰ طور پر کار دعوت
کے لئے انہوں نے چند رہنمایا صول بیان کر دیتے ہیں،
جن کی رہنمائی میں حالات، محاکم اور لوگوں کی
نفیات کو مد نظر رکھ کر اس کام کو سرانجام دینا پڑتے
ہو صوف نے اپنے معالے کے اندرا یک سوال
حاموازہ کے اسکالر ریاض سید عاشور
نے ما جسٹر کی دگری حاصل کرنے کے لئے کلیہ الدعوة
الاسلامیۃ کے تحت ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے، اور اس کا
موضوع انہوں نے منکر اسلام حضرت مولانا سید
ابوالحسن علی حسنی ندوی مذکولہ العالی کی ذات گرامی
کو قرار دیا ہے، مقالہ لکھنے اپنے اس ضخیم مقابلے
میں حضرت مولانا مذکولہ العالی کی علمی، ادبی اور عرفی
خدمات کا بڑی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔

چنانچہ وہ رقمطراز میں کہ حضرت مولانا اس صدی
کے کبار مجددین میں سے ہیں اور اس کی وجہ صرف
یہی نہیں کہ آپ بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں بلکہ اس
کمال و جمال کے پہلو اور جلو میں آپ کی باوقار
اشرانگیز شخصیت کے اثرات نے جادو کا کام کیا اور
موجودہ اسلامی دنیا میں آپ نے اسلامی دعوت اور
احسایل ہے کہ حضرت مولانا نے اپنے دعویٰ کام کے لئے
کون سا اسلوب اختیار کیا۔ آیا آشند، سختی اور حکومت
سے ٹکراؤ اور اس کی تھالغت کا یا کافی اور طریقہ تو
وہ خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز میں کہ
مولانا مذکور العالی نے کبھی بھی اس طریقے کو مناسب
نہیں سمجھا اور نہ ہی ان کی تحریر و تلقین میں اس کے

اسلام کے ابدی اصول اور اس کے لازوال حقائق
کو واضح کرنے کا زبردست کارنامہ انجام دیا۔ اس
طرح آپ نے اسلامی افکار کی پائیزگی اور اس کے تقدیم
کو بہرہ قرار رکھنے اور دوام عطا کرنے کے لئے سینئر
ہوکر غیر اسلامی افکار و روحانیات کا مقابلہ کیا۔ دشمنان
اسلام کے پروپیگنڈوں اور مستشرقین کے شکوہ و غبہت
کی بے حقیقی، بے وقعتی اور اس کی مکروہی کو بڑی بصیرت
اور حوصلات کے ساتھ سنبھال کیا۔ نیز موجودہ اسلام
مخالف افکار و روحانیات پر کھل کر بے لاک تقدیم کی
مقابلہ زگار نے حضرت مولانا دامت برکاتہم

میں تدریجی طبقے کو اپنائیں۔ اس نے کرسوی اللہ میں تدریجی طبقے کو اپنائیں۔ اس نے کرسوی اللہ سے میدان میں مغارنگا نے ادب اسلامی کے میدان میں

پیام انسانیت

نیازمند

امین عالم را بک
سارے جہاں سے اچھا ہندوستان بنادیں
الفت کی روشنی سے ہر گھر کو جمگا دیں
نفرت کی آگ میں ہم جلتے رہیں گے کب تک
آؤ جتن کریں اب اس آگ کو بجا دیں
اپس کی کشکش میں پھر ہم نڈوٹ جائیں
اپنے وطن سے اب ہم ہر ظلم کو مٹا دیں
الانیت کی خدمت اس طرح کچھ کریں ہم
محصوم مکرا دیں بوڑھے ہمیں دعاء دیں
ذہب نہیں رکاوٹ انسان دوستی میں
جولاہوا سبق سے بھر ناد مرکرا دس

سے پڑا کہ مادر وطن کے آغوش میں پلے ہیں
مجور کوئی بھی ہو ہم اس کو آسادیں
کایہ تر نم گونجے گلی گلی میں
میں تڑپ ہوا یہی ظاہم کو بھی رلا دیں
سب کو گلے لگانا بھارت کی ریت میں ہے
تو پوں میں بھی نہیں ہے طاقت جو یہ میں

ہے، اگر وہ صحیح ہو جائے تو سارے جسم کا نظام صحیح بچاتا ہے
اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارے جسم کا نظام بگڑ جاتا ہے وہ
انسان کا دل ہے۔“

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی، دینی
معلومات میں اضافے اور تبلیغ کیلئے شائع کی جاتی ہیں ان کا
احترام آپ پر فرض ہے، لہذا ہن صفات پر آیات درج
ہوں ایک صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق ہے گزرتی سے حفظ کھیں۔

۲۰ ملفوظات (قلی) مرتبہ ولانا علی احمد صاحب مرحوم۔
مجلس ۲۳ رمضان ۱۳۶۵ھ (۲۳ نومبر ۱۹۴۶ء) بمقام
لائل پور خاصہ کانجھ۔

گه ملعون با رخ ۶، حمادی اخاذی شاهزاده (۸ رجوریه
۱۹۵۷) بحث کوئی صوفی عبدالحید صاحب (بیاض
مولوی احمد صاحب مرحوم) -

و شغل، صحبت مشارخ اور مجاہدات، دریافت یاضفات کا بڑا
مقصد اور تمہارے اخلاق کی اصلاح، صفات رذیلہ کا ازالہ
اور صحیح معنی میں تزکیہ نفس ہے، محض ذکر ادا کار کافی
نہیں، اخلاق کی اصلاح حضوری ہے۔ ایک روزاں
صاحب کو تیکا طب کرتے ہوئے جو ایک موقع پر مغلوب
الخوب ہوئے تھے فرمایا:-
۱۔ اصلاح کے لئے فقط ذکر کافی نہیں، اخلاق
کی درستگی کرنا چاہئے اور مشارخ سے اخلاق
ذمیر کا علاج کرانا چاہئے، اسی داسطہ زندہ
مشارخ سے بیت ہوتے ہیں کروہ اخلاق کے
اصلاح کرتے ہیں، مثلاً غصہ ہے، یہ بہت
ہر امر حضرت ہے، حدیثوں میں اس کی بہت
خدمت فرمائی گئی ہے لیکن جب تک شخص سے
علاج نہیں ہوتا یہ حضرت نہیں جاتا۔ اللہ
بطائف ستر کے انوار و آثار کا ذکر کرتے ہوئے ایک
روز فرمایا:-

”اں بطالف کے جاری ہونے کا مطلب یہ
نہیں کہ قلب حرکت کرے یا انوار نظر آلیں
 بلکہ ان کے جاری ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ان کے
علوم منکشف ہو جائیں مثلاً قلب کا جاری
ہونا یہ ہے کہ سر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف خیال

بے، دل سے دنیا اور بہر جزیر کی قیمت نکل
چالے، اسی طرح لطیفہ نفس جاری ہونے
کے معنی یہ ہیں کہ رفائل و صفاتِ رذیل نکل
جاں گیں اور صفاتِ حمیدہ پیدا ہو جائیں، اور
امکانی دعا جزیر کی پیدا ہو جائے، اپنے آپ

کو سب سے حیرت کھجیں، جب یہ حالت ہو تو
سچھے کر جل پڑا ہے اسی طرح دوسرا ناطالن
اس میں انوار کا نظر آنا کوئی ضروری نہیں، یہ
تو محنت دریافت سے غیر مسلح کو بھی حاصل
ہو جاتے ہیں۔

لئے حدیث صحیح (ترجمہ) پادر کھو، ان کے جسم میں اکٹے مختل شد

حضرت مولانا مدظلہ العالی کی کوششوں اور آپ کی
کادشوں کو سرتبے ہوئے تھے اب آپ ہی کی وہ ذات
عالیٰ ہے جس نے بہ سے پہلے اہل علم حضرت کے
سامنے یہ تجویز کیا اور اس خلیل کو پیش کیا رہا یہے
ادب کو وجود میں لایا جائے جو عقیدے اور فلکی کا اقتدار
سے اسلامی مراجح سے ہم آنکھ پر ہو۔

چنانچہ آپ نے اپنی مختلف ادبی تحریروں،
سفرناموں اور ادب الاطفال کے ذریعوں کے
دائرے کو وحشت بخشی، اسی طرح ہیں اقوامی رابطہ
ادب اسلامی آپ ہی کی مخلصانہ سی کا تمثیل ہے جو
آج محمدانہ ادب اسلامی اور ادب و نقد میں اسلامی
 نقطہ نظر کو ملحوظ رکھنے کی دعوت کو پوری سرگرمی
اوہندہ بی کے ساتھ امام دے رہے، مقاولنگار
کا کشاپے کے ادب اسلامی کے میلان میں حضرت
مولانا کی خدمات اس قدر ہیں کہ تباہ دی اس کی
مشقی ہیں کہ ان کو موضوع بنانے کا باعث اس پر
رسیرج کیا جائے۔

اظہار تعلق و ہمدردی

دارالعلوم ندوہ احمداء میں ناشدہ واقعہ پر ہر صاحب ضمیر اور درمند دل رکھنے والا اہل
ترک اخلاق خصوصاً امت مسلم کا ہر برفر تڑاپ کرنے کیا جس کا اندازہ ملک و بیرون ملک کے اخبارات
و رسائل میں پیشے دلے ہے شمار مضاہیں اور ذمہ داران دارالعلوم کے نام پر شمار خطوط اور دور
دراز کے علاقوں سے اطہار ہمدردی کرنے والے وفود کی آمد سے ہوتا ہے خطوط و وفود کی آمد کا
سے اسلامی مراجح سے ہم آنکھ پر ہو۔

چنانچہ آپ نے اپنی مختلف ادبی تحریروں،
سفرناموں اور ادب الاطفال کے ذریعوں کے
دائرے کو وحشت بخشی، اسی طرح ہیں اقوامی رابطہ
ادب اسلامی آپ ہی کی مخلصانہ سی کا تمثیل ہے جو
آج محمدانہ ادب اسلامی اور ادب و نقد میں اسلامی
 نقطہ نظر کو ملحوظ رکھنے کی دعوت کو پوری سرگرمی
اوہندہ بی کے ساتھ امام دے رہے، مقاولنگار
کا کشاپے کے ادب اسلامی کے میلان میں حضرت
مولانا کی خدمات اس قدر ہیں کہ تباہ دی اس کی
مشقی ہیں کہ ان کو موضوع بنانے کا باعث اس پر
رسیرج کیا جائے۔

پیغمبر کا ہے پیغامِ اسعاف کردا!

زیر احمد راہی تاسی (سردی)

آن جو مرکز اسلام پر یلتکار ہوئی
دوستوا کس طرح یہ جو ایغام ہوئی
ہائے اس قوم نے پایا یہ وفاوں کا صلہ
جو دھن کے لیے وقف رہن دار ہوئی
کس قدر تیرہ ہے ان پر نگہ زان و زغن
جلے ملک کے کونے کونے میں ہوتے ہیں اور
جنگ کے کونے کونے میں ہوتے ہیں اور
جہالت کے پیغام سے ان کی ہر تقریر کی ابتداء
یہ مارا رہش ہے میرا دھن عالی شان
رقص میں فرقہ پرستی کا سے غفریت یہاں
گرچہ نفرہ "سوارانگیر" ہے شیری ہے زبان"
مکبل اس باغ کا تقابل ہے گلوں کا یارو
اسن و قانون کی مفعون عملداری ہے
اسی طرح تمام ملکیت کے لئے یہ ضروری ہے
اپنی علیٰ دینی کو حضرت مولانا کی کتابوں سے آباد
و منور کیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے
فائدہ اٹھاسکیں۔ اسی طرح اسلامی دنیا کے اندر
جتنے مدارس جامعات اور تعلیمیں ہیں ان کے لئے لازماً
بے کارہ دارالعلوم ندوہ احمداء میں علمی و ادبی رکھیں
تاکہ اس کے تابع خلافات و تحریمات سے مستین رہیں۔

ندوہ کے واقعہ پر تاثرات

از:

بیگم طاہرہ رضوی۔ لکھنؤ
تھادہ میں مگر ندوہ پر وہی نور تھا اس کے میلان
تھی نورانی سفیدیاں میں نورانی پیچے جلد جگہ شے
تھے۔ کوئی ہاتھ میں اخبار یہ تھا تو کوئی اپنی کتاب
سلسلہ تک میں خود ندوہ پیچے بھی۔ لوگوں کا بھرم
در میانی رات میں مارا گیا۔ اس نے ہر حس مسلمان
خلوص، اخلاق، انسانیت کا سبق اپنے اس اداہ
کے لیے بے تاب تھا ہر بھی کے چھرے پر حیث
ندوہ العلماء پر جو شب خون ۲۱ و ۲۲ کی
مردوں مسلمان عورت کے دل و دماغ کو مجرور
معصوم پیچے نہیں سے میدار ہو کر سجدہ طفاضہ
قدم لے جاتے ہیں اور انشا کے حضور سجدہ رہیں
ہوتے ہیں۔ آج کی اس رات ان بھنوں کو کشاں
سے جو بھر جوڑاں سے آمدہ کے سدباب میں مدد طلی گی۔

اجانک حملہ اس شہرت یافتہ علمی اداہ پر
ہوا ہے کہ جس کی شہرت دنیا کے کونے کونے
میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور جس کے سربراہ عالم دین
فارنگنگ لیے ہی بے بات کی تلاشی و چجائے ذرا
معکار اسلام حضرت مولانا مسیدا بابا حسن علی ندوہ کے
مذکور عظیم خطرہ سے بچانے کی نیت سے ہے۔ ندوہ العلماء پر جو چاپ جس کی ایک بڑی علامت تھی،
مذکور علی کی کوشش جاری ہے جس کا انشا اللہ خاطر خواہ تھا۔ (ادارہ)

ایسے بے سوچ سمجھے جملے ایسے ہی اندھا دھنہ
فارنگنگ لیے ہی بے بات کی تلاشی و چجائے ذرا
مذکور علی ہیں جو اپنی ہر تقریر ہر تحریر میں اس
میں کشمیر میں بھی اندھا دھنہ فارنگنگ سے کیا
ملک کو بھائی چارہ، انسانیت، اخلاق اور سلیمان
اخوات پڑے اور کتنے لوگوں کو ہاتھ بیسرا اور
اکھنوں سے محروم ہوتا ہے، مولوی فاروق مرحوم کے
جنازہ کو تھامے ہوئے لوگوں بر گویاں چلاتے کا
واقعہ اسی قسم کا افسوس کا واقعہ ہے۔

ہمارے ملک میں ہماری ہی انتقام بشدہ
حکومت اس کی انکار کیوں نہیں کرتی۔ جب کھل
انسانیت سے رات کے اندھی سیرے میں جبکہ
معصوم پیچے سور ہے تھے جملہ کر دیا۔ جنروں سے
معلوم ہوا کہ محو خواب پیچے آئنے مت لئے ہوئے جو شے
کے کھلاڑیوں کو بلا یتہ ہیں جنکی تبدیلیاں کرتے
ہیں۔ جنکو کچھ عرصہ کے لیے ذکری سے محظی رہتے ہیں
کی شہادت سے جوزخم ایجھی ہرے ای ہیں اسے
زخموں کو اس شرمناک طریقہ کے جعلیے نہیں
ویکھ کر بچ کر کے پھر دسرے کھلاڑیوں کو
میدان میں بلاتے ہیں۔

بین الاقوامی شہرت یافتہ دارالعلوم ندوہ علماء
اور معصوم و دین دار بھنوں کو پکڑ دھکلنے پر چس
تازہ کر رہا ہے۔ (دیانت صابر)

یہ معلوم ہوا کہ معصوم و بے گناہ پیچے
ہوں گے کیا کھلیں گے یہ کبھی دہم و گمان میں بھی
تازہ کر رہا ہے۔

۲۵ دسمبر ۱۹۹۳ء

ڈاکٹر مسعود احمد سعیدانی

ایک سارش بے نقطہ ملت پیضا کر لے

آزاد ہندوستان میں ملتِ اسلامیہ کی بھی تاریخ
ہے جس میں ”دشیں بھلتوں“ کے ہاتھوں دستور ہندو
جمهوریت اور سیکولرزم کے علاوہ اخلاقی و کردار
اقدار و ولایات اور رواداری کا خون ہوتا رہا ہے
تاریخ نے اپنے سینے میں یہ سب کچھ محفوظ کر لکھا ہے۔
اس کے فیصلے کبھی کبھی ملکوں اور قوموں کے لئے بہت
سخت ہوتے ہیں۔اتفاق ہے کہ ہندوستان میں
ابھی تک تاریخ کا یک طرف سفر حاری ہے سیکن اس سے
یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ تاریخ کسی کی پابند اور قابو
میں ہے۔ اس کا اٹا سفر شروع ہوتا ہے تو بھرپور
کچھ الٹ باتا ہے، دورِ جدید کی اردو غزل کے نمونہ،
شاعرِ حنا، والی آہن کی خوبی ہما ہے۔
ایک ایک لفظ تمہارا تمہیں معلوم نہ
وقت کے کھرد رے کا خذپر قلم ہوتا
وقت پر ظلم تمہارا تمہیں بوٹا د۔ ۵
وقت کے پاس کہاں رحم و کرم ہوتا ہے
عربی مدارس کو قابلِ اعتراض سرگزیوں
کا مرکز قرار دیئے جانے کی نہیں پورے ملک میں بالعموم
لے لئے تیار کیا گیا کہ ملک کی فرقہ پرست تنظیمیں
اس کی حمایت کرے۔

اور اتر پر دلیں و بہار میں باخصوص کافی دولوں سے
چل رہی ہے مشرقی یونپی کے مدارس کے علاوہ
ہر دو فی باندھ اور دارالعلوم دیوبند میں پولیس کے
ذریعہ تلاشیاں لی گئیں اور کہیں کچھ برآمد نہیں ہوا کہ
عام مسلمانوں اور قادیینی ملت نے ان واقعات پر لینے
دکھ کا اطمینان کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ وہ اپنے روایی

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ۲۱ نومبر ۱۹۹۳
کی درمیانی شب میں جو پولیس ایکشن ہوا اس کی تفصیلات
سے اب شاید ہی کوئی بے خبر ہو۔ اس واقعہ کی گونج
ہندوستان کے علاوہ پورے عالم اسلام اور یورپ
تک پہنچ گئی۔ رابطہ عالم اسلامی اور آکسفورڈ
یونیورسٹی کے اسلامی مرکز نے اس کی مناسبت کرتے
ہوئے اپنے افوس کیا ہے۔ ہندوستان کے اندر
مسلمانوں کے بر طبق خیال اور مکاتب فکری جانب
سے انفرادی اور اجتماعی طور پر اس واقعہ کو مسلمانوں
کے تعلق سے شرپنڈی کا مظہر قرار دیا گی۔ حالات
کا تجزیہ کرتے ہوئے اس ملک میں مسلمانوں کے لیے
اس واقعہ کو ایک تشویشناک مستقبل کی علامت
اور پورے ملک کے لئے باعثِ فکر سمجھا گیا ہے۔ یادی
مسجد کی شہادت کے بعد یہ دوسرا عظیم سانحہ ہے
جس پر ساری دنیا کے مسلمان بے چین ہوئے ہیں۔ ایک
بہت بنیادی بات یہ ہے کہ اگر نیک نیتی کے ساتھ حالات
کا تجزیہ کیا جائے تو یہ بات پورے ملک کے لئے قابل
تلیم ہو گی کہ مسلمان اس آزاد ہندوستان میں
کبھی کسی واقعہ پر فوراً بے قابو نہیں ہوئے بلکہ یہی
خلاص کے ساتھ اس کے امیدوار رہے ہیں کہ ممکن ہے
آئندہ ایسا نہ ہو لیکن ان کے اس جذبہ کی قدر کرنے کے
باوجود ان کے زخموں پر نمک پاشی کر کے ان کے دلوں
کو بے چین رکھا گی۔ ان کے سروں پر طلوع ہونے والا
سورج ہر روز ایک نئی مصیت کا پیغام لا تار ہے۔

کی رقم استعمال کر سکتا ہوں، کیا اس طرح زکوٰۃ
دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، میں مستحق قیر
(جو قرآن میں گنئے گئے ہیں) میں کس نمرے میں آتا ہے
جذبہ مذکورہ صورت میں اگر آپ صاحب نصاب
نہیں ہیں اور زیادہ مفروض ہیں تو ایسی صورت
میں آپ زکوٰۃ کی رقم کو فرض کی ادا یا میکی کی
استعمال کر سکتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ
ادا ہو جائے گی، اب کاشمار غار میں میں ہو گا۔

سوال :- بعض حضرات نماز پڑھنے وقت چادر کو سلیقہ سے نہیں پہنچتے ہیں بلکہ چادر شکستی رہتی ہے ان کا عل شرعاً کیا ہے؟

جواب :- نماز پڑھنے وقت چادر دغیرہ کا شکستہ رہ مکروہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص نماز میں این کپڑ شکارے اور یہ کہ اپنا منہ چھپائے (احمد، البودائی)

س:- ایک شخص کو ایک سال قبل ۳۵ روپے دیئے کہ وہ ایک کوئٹل دھان خریدے اسے دھان کی قیمت فی کوئٹل ۳۵ روپے تھی یہ اس نے دھان نہیں خریدے زیرا ایک سال بعد ان کے پاس بہو سنخا لیکن اس وقت دھان قیمت ۵۰۰ روپے ہو گئی تھی اب زیداں ۳۵۰ روپے وصول کرے گا یا صرف ۳۵ روپے۔

ج:- وہ صرف تین سو بجاس روپے کام مٹھا کرے گا۔ پانچ سور روپے نہیں لے سکتا ہے

س:- پنجو تھے نمازوں میں طوال مفصل یا او ساط مفصل وغیرہ کا اہتمام ضروری ہے یا نہیں

ج:- نہ اور قلہر کی نمازوں میں طوال مفصل پڑھ اور عصر اور عشاء کی نمازوں اور ساط مفصل پڑھ

س:- نماز میں کسی شخص پر سجدہ سہو واجب نہ تھا پھر بھی اس نے کر لیا تو نماز درست ہوگی یا نہیں؟

ج:- مذکورہ صورت میں سجدہ سہو نہیں کرنا جائے تھا اگر سہو اکر لیا تو نماز درست ہو جائے گی

س:- امام نے جہری نماز پر عالیٰ الحتر کیف قرأت کی اسی سورہ کی تین آیت پڑھ کر آخری آیت پڑھ دی اور اللہ اکبر کہکر کوئے میں آئے ہی والے تھے کہ ایک مفتدہ نے لقہ دیا امام نے لقرے لیا پھر نماز مکمل کر کے سجدہ سہو نہیں کیا کیا نماز ہو گئی؟

ج:- سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہ تھی نماز ہو گئی۔

س:- میں بر-بلی سے نکھنؤ آتا ہوں وہاں ظہر کی
نماز ادا کر کے سوار ہوتا ہوں اور گاڑی موسم سرماں میں
نکھنؤ مغرب کے وقت پہنچتی ہے اب عصر کی نماز
کیسے پڑھی جائے گاڑی میں بہت تنگی رہتی ہے؟
ج:- آپ نماز کا وقت آئے پڑ گئے ہی پر اگر کھدا
ہونا ممکن ہو تو کھڑے ہو کر جس حد تک ممکن ہو قبلہ
نماز ادا کر لیا کریں اور اگر ٹرین زیادہ حرکت کر رہی
ہے یا کھڑے ہونے کے لئے جگ نہیں تو بیٹھ کر نماز
ادا کر لیں جو کیاں رہ جائیں گے وہ معاف ہیں
س:- لکڑی کے علاوہ کسی اور دھات کے تنخے
پر میت کو غسل دینا کیسا ہے؟
شلّا لوہے کی فریم بد لوہے کی چادر یا لکڑی کی فریم
پر لوہے کی چادر حجہ صادقی جائے۔
ج:- ایسے تنخے پر میت کو غسل دینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے

بھٹی کے قارئین تعمیر حیات



AUDDIN TEA
Tea Merchants

میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں وہاں اکور قم جمع کرنے کی سیدھی مل جائے گی۔

44, Haji Building,
V. Patel Road, Null Bazar,
Bombay - 400 003

Tel. : Add CUPKETELE
Tel. : 3762220/3728702
Tel. : (0) 3005852

Tel. : (R) 3093832

میں وہ پوئے کپڑے بھی نہیں پہنے ہوئے تھے اساذہ
کو قریب نہیں آئے دیا گیا بلکہ ان کی طرف سنگینیوں
کا رجح کردیا گیا طلبہ کہتے رہے گئے کہ ہمیں گرفتار کیجئے
لیکن اساذہ سے بات کر کے انھیں بتا دیجئے جو شیش
جنوں میں اس کی حضرت نہیں سمجھی گئی اور آنماقانی
طلباً کوئے کسر روانہ ہو گئے اساذہ اور باقی طلبہ
حیرت اور تشویش میں ڈوب گئے گرفتار طلباء نے
جلتے وقت اپنی روحانی درسگاہ کو رقت قلب کے
ساتھ دیکھا ہوا کسی کو کچھ نہیں معلوم تھا اکر کیا فضیل
ہے اور اساذہ کیا ہونے والا ہے ندوہ کے ذمہ داران
اور اساذہ نے ان طلباء کو اور خود پڑا رول طلباء نے
خاموشی سے اپنے ساتھیوں کو جانے دیا ان کے اس
طرز عمل پر اعتراض اور طتر کرنے والے طلحی ذہن فلک
کے حامل ہیں اور اس نازک وقت میں بھی دہ مذاق
کے موڑ میں ہیں جوان کی زندگی کا شیرازہ لکھر
پر گفتلوکر کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے کرتے۔ طلباء
کو گرفتار کر جانے کے بعد ملا شیخ

جو شخص آیا اس حصہ اللہ تعالیٰ کے
ملکت میں۔ آپ کو اس سے ماں و بھائیوں کو نہیں
اور ناصح سے دلچشکر ہونا چاہئے اس حصہ کو
سراسر تفصیل پڑھو جائیں اس فاعل کے ساتھ کہتا ہو اس
حکومت و قدرت کو اور اس حصہ پار فر ڈیو حکومت
کو رہی ہے اس لئے کہ مدد و نفع ہے باہر کے
ملکوں میں اس حصہ دارہ کو ہرگز نہیں فدر ہے۔

نظام عرب ملکہ بھی بندوں سا کھٹکے بھجو
بھاڑ کے آثار قدر کھٹکے وجہ سے ہے اور بڑھتے عذبوں
کھٹکے وجہ سے ہے اور نہ یونیورسٹیوں کے اور نہ جامعوں کے
لئے بھٹکے وجہ سے ہے وہاں تک کہ قدر ہے تو بھی دیوبندیہ
مفت اراظہ اعلوم اور بھاڑ کے خدا کھٹکے وجہ سے ہے

جو واقعیت آیادہ بے علاج بے صورت
اور غیر عاقلانہ ایک خوبی سے کہنے کے شکرانہ
انگریز نہ ہو اور یہ کھجور کے اللہ تعالیٰ کو کھل کر طرف

میں وہ پورے کپڑے بھی نہیں پہنے ہوئے تھے اساذہ
کو قریب نہیں آئے دیا گیا بلکہ ان کی طرف سناگینیوں
کا رجسٹر کردیا گیا طلبہ کہتے رہے گے کہ ہمیں گرفتار کیجیے
لیکن اساذہ کے بات کر کے انھیں بتا دیجیے جو شش
جنوں میں اس کی ضرورت نہیں سمجھی گئی اور آنے والانہ
طلباء کوئے کسر روانہ ہو گئے اساذہ اور باقی طلباء
حیرت اور تشویش میں ڈوب گئے گرفتار طلباء نے
جلتے وقت اپنی روحاں درسگاہ کو رقت قلب کے
ساتھ دیکھا ہوا کسی کو کچھ نہیں معلوم تھا اس کی خصوصی
ہے اور اسندہ کیا ہونے والا ہے ندوہ کے ذمہ دار ان
اور اساذہ نے ان طلباء کو اور خود پڑا روانہ طلباء نے
خاموشی سے اپنے ساتھیوں کو جانے دیا ان کے اس
طرز عمل پر اعتراض اور طنز کرنے والے علمی ذریں فلک
کے حامل ہیں اور اس نازک وقت میر بھی دہ مذاق
کے موڑ میں ہیں جو ان کی زندگی کا شہر، ہر لہے اس
پر گفتلوکر کے وقت کو ضائع نہیں کیا جا سکتا۔ طلباء
کو گرفتار کر کر جلاز کر کر بعد ملا شعبہ

دعاوں کا انتہام کیا گیا ہو گا اور اپنے مالکِ حقیقی سے
فریاد کی گئی ہو گی کہ پروردگار! ہم نہ ہیں اور مکروہ ہیں
لیکن تو طاقتور اور قادر مطلق ہے۔ ان پولیس والوں
نے اس ادارہ میں اپنی شرپنڈی کا منظاہرہ کیا ہے
جہاں شب و روز صرف تیرے نام کا ذکر ہوتا ہے دینی
تعلیم حاصل کرنے والے یہ طالبانِ حق جو صرف تیری
رضا کے حصول کی خاطر ہیں آئے ہیں انھیں گرفتار
کر کے جایا گیا ہے انھیں گویاں چلا کر زخمی کیا گیا
ہے۔ ہمیں کچھ نہیں معلوم کہ انھیں کہاں لے جایا
گیا ہے اور ان کے ساتھ سی سلوک کیا جائے گا۔ ہم
بے خبر ہیں لیکن تو خیر ہے بصیرتے علیم ہے عالم الغیب
ہے۔ ہم تیرے حصوں میں فریاد کرتے ہیں کہ اس ادارہ
کی اور ان طلباء کی حفاظت فرماء، اس آزمائش
میں بھی ثابت قدمی عطا فرماء۔

تغیرات میاں تکمیل
دیکھی اعلیٰ سعی پر اس پر خور کرنے کی ضرورت نہیں تھی اگر مجموعی طور پر اس کا کیا تیجوں برآمد ہو گلے تو اور ہمیں جو ہونا چاہئے تھا۔ ندوہ کی عالمی شہرت پر حضرت مولانا علی میاں کی بین الاقوامی شخصیت کے حقوق سے ساری دنیا میں اس پر شدید تر عمل ہوا اور بابری مسجد کی شہادت کے بعد دو سال کے ندر دوبارہ ملک رسوائیا اور اس کا چبرہ داخلہ ہو گیا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ مرزا اور ریاست ایک دوسرے کے سامنے ملزم ہے جسے ہریں اور دونوں بیان ایک دلچسپ مکالمہ جاری ہے۔ دونوں کی حیثیت کا لفڑی میں تھا اور اس میں مرزا کی حکومت کی پوزیشن ضمحلہ خیز ہو گئی ہے اس میں مرزا کی حکومت کی پوزیشن ریاضہ مکروہ ہے۔ وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ کے علم میں جس وقت یہ بات آئی انہوں نے فوری طور پر گرفتار طلباء کی رہائی اور دوپلیس افسران کے تباواری کا حکم دیا اور فوراً مرزا سے سخت احتجاج کیا کہ ریاستی حکومت کی اجازت کے بغیر قدم اٹھایا گیا۔ مرزا کی حکومت نے اس وقت اینی یہ سبی کا افلہار کر کے فرقہ ریاستوں کو موردا نام اور طلباء کو ان سے بدگمان کر کی کوشش کی ہے جن پر صرف یہ کہنے کو جی چاہتے ہیں ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں دارالعلوم ندوہ العلماء کے ذمہ داران اور طلباء نے جس صبر و استقامت کا منظہ وہاں کے طلباء نے اس سے ان کا وقار دو بالا ہوا اور مسلمانوں تک اس سے ضبط و تحمل اور ہوش مندی سے کام لیا اس۔ پوری مدت کو سرخ روئی حاصل ہوتی۔ حالانکہ ایسے تھے کہ نوجوان طلباء مشتعل ہو کر حضور دوست کر جاتے تھے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ ۲۳ نومبر کو یہ کافی نفر میں حضرت مولانا علی میاں کا جو تحریک تقسیم ہوا اس میں یہ بات کہی گئی کہ "صرف کا چھاپ نہیں تھا بلکہ رات کے سنگھ میں ایک اور علمی خاموش خدمت میں مصروف ادارہ ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔ دارالعلوم ندوہ العلماء کے طبق مبارک باد کے مستحق ہیں کر انہوں ایسے بجران اور ایسے نازک وقت میں اپنے دنیٰ ذہن و صاحب نے کبھی تو میں نے بہت مودبان طور پر ان سے عرض کیا کہ یہ بات توزیع اداۃ خطرناک ہے اگر نیچے کے افسران اس حد تک بیاں اور نڈر ہو جائیں تو اس کا خطرہ بھی ہے کہ پورا سیاسی نظام کسی وقت بھی درستہ ہر ستم ہو جائے اور آپ کو اس کی خبر بھی نہ ہے کہ اس لئے یہ صرف ندوہ کا نہیں بلکہ آپ کی اپنی حفاظت کا بھی مسئلہ ہے۔ ملائم سنگھ یادوں نے فوری کارروائی کر کے خود کو کسی حد تک محفوظ کر لیا ہے۔ وزیر اعظم مشرزہ سہاراؤ کی مرزا کی حکومت کا روئی قابل غور ہے۔ باابری مسجد کی شہادت کے وقت یہ کہا گیا کہ مرزا کی فوجیں تیار کھڑی تھیں ریاستی حکومت نے اجازت نہیں دی دی اس لئے ان سے کام نہیں لیا جا سکا اور مسجد شہید ہو گئی۔ وہی مرزا کی حکومت اور اس کے ذمہ داران ندوہ پر چھاپ ڈالنے کے لئے اس قدر آزادا۔ اختیار ہو گئے کہ انہوں نے ریاستی حکومت کو اطلاع دیتے۔ نزورت بھی نہیں سمجھی مرزا کی حکومت نے اس وقت اینی یہ سبی کا افلہار کر کے فرقہ ریاستوں کی کوشش کی ہے جن پر صرف یہ کہنے کو جی چاہتے ہیں ریاض آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں دارالعلوم ندوہ العلماء کے ذمہ داران اور طلباء نے اس سے انہوں کے حقوق سے ساری دنیا میں اس پر شدید تر عمل ہوا اور بابری مسجد کی شہادت کے بعد دو سال کے ندر دوبارہ ملک رسوائیا اور اس کا چبرہ داخلہ ہو گیا۔

توٹ گیا۔ ملا عالم سلمو یادو آئے تو مولانا نے ان سے آب کی کیا خدمت کر سکتا ہوں پوئیں کی گوئیں
بھی بی خواستہ کی جو فضابانی کی ہے اس کے
وار بند کے احتجاج کی جو فضابانی کی ہے اس کے منظر
سے زخمی طالب علم نے کہا ہیری آپ سے ایک گلزار
بھی خواستہ کی کہ مدارس کے خلاف ایک منظر
سازش ہو رہے ہیں اس پر نگاہ رکھنے کے مدارس نے حق
ہے اس ادھورے جلد سے وزیر مصطفیٰ اور ان کے
کے مرکزیں جہاں درس قرآن و حدیث کے حلاوه
مولانا نے فرمایا کہ شہر کے مسلمانوں نے جس غم و خضر
کے اظہار کیا ہے وہ ان کی اپنی خواہش کا آئینہ دار اور
حرب الوطنی کی بھی خلیم دی جاتی ہے۔ ان جراحتوں کو
کاظمیار کیا ہے وہ ان کی اپنی خواہش کا آئینہ دار اور
رواد غم بیان کر کے کسی اعانت کی درخواست
بھجنے کی کوشش کا مطلب ہو گئی تو پورے حک
ندوہ العلماء سے ال کے تعلق کا مطلب ہے اس میں ندوہ
کرے گا میکن سختے والوں نے اس طالب علم کی
بھجنے کی کوشش کا مطلب ہو گئی تو پورے حک
میں ندوہ ہمراہ ہو چکے گا۔
زبان سے اسلامی تخلیقات کا خلاصہ سننا جس میں
حضرت مولانا علی میاں کی تقدیر ہوں اور
افزاں نہیں کرتے لیکن ان کے جذبہ کی قدر کتنے
تخریروں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو بیان کے علاوہ
ہیں۔ پریس کانفرنس میں تحریری بیان کے علاوہ
حضرت مولانا کی مختصر لیکن جام تقریبے اخبار
پر سامنے آتی ہے کہ وہ ملت کے مسائل کو ملک سے
نویسیوں کو بھی متاثر اور متوجہ کیا۔ جو سیاسی اور
الگ کرنے نہیں سوچتے بلکہ ہمیشہ مسلمانوں سے بھی
غیر سیاسی لوگ مولانا سے ملنے آتے رہے ان کے
کہتے رہے ہیں کہ وہ اس ملک کو بجا نے کافر انصارِ خام
دیں جبے راہ روی کے تیج میں ذوب رہے اس
سامنے بڑی وضاحت سے مولانا نے اس واقعہ پر اپنے
غم اور غصہ دونوں کا اظہار کیا۔ ایک ہو قع تو ایسا
لائے تھے اور جسم کی امامت فرمائی تھی، یہ خالص
آیا کہ مولانا اپنے مزانج اور طبعت کی نسبتی کے عکس
دینی اجتماع تھا لیکن مولانا نے اس موقع پر بھی فرمایا
کہ تھا کہ "یہاں دینی حیثیت سے یہی ملت اسلامیت
نہیں لگ رہ جائے گا۔ اس کا ایک ایک لمحہ عالمِ غیب
کی نہاندگی کرتی ہے اگر بھک خدا نخواستہ مال
کا جس انداز میں ذکر کیا تھا وہ آج کے حالات بہ
تخریب نہ رک مولانا اپنے عربی مدرس کا افتتاح کا تھی
کی مسجد بنا دیں عربی مدرس کا افتتاح کا تھی
جسی نے بیان تھا اس موقع پر مولانا ابوالکلام آزاد
نے اپنی تقریبے میں دینی مدرس اور اس کے طالب علم
حالانکہ وہ آپ سے بھی مخاطب ہے:
تخریب نہ رک مولانا کے زمانہ میں لکھا
کی تحریر کی تھی امامت فرمائی تھی، یہ خالص
دینی اجتماع تھا لیکن مولانا نے اس موقع پر بھی فرمایا
کہ تھا کہ "یہاں دینی حیثیت سے یہی ملت اسلامیت
نہیں لگ رہ جائے گا۔ اس کا ایک ایک لمحہ عالمِ غیب
میں محفوظ ہے۔ اس طرح کی یہ اصطیاطیوں سے قویوں
کی بڑی ہوئی محبت، انسان کشی، مردم آزادی اور
بھی صادق ہے۔ دس سو ۱۹۴۷ء کی وہ تقریبے یون صدی
کے بعد ۱۹۹۵ء کے حالات میں بھی مدرس عربی کا
بہترین تعارف ہے۔
اس وقت طلبہ کی جو جماعت آپ کے
سانسنبے یہ وہ جماعت ہے جس نے دس کو دنیا پر
ترجیح دیتے ہیں۔ وہ جماعت ہے جس نے ستر بڑھ
سامان آرائش دا آرائش کو محض احکامِ الہی کو
پابندی اور سچے بندوں سماں کی حیثیت سے جھوپیا
سو زی سے بجا لیں۔
مولانا کی تعلیم و تربیت اور ندوہ العلماء کے
تحریری رجحان نے طلباء کی کردار سازی میں اہم دل
کی ہے۔ بھوک پیاس کی سختی جھلی ہے اور جائے
کی طویل راتیں زمین پر گذاری ہیں اور اب تک
ادا کیا ہے اس کا منظہر و ندوہ کے تازہ روح فرما
ہے اس کی تلاش کی کوشش ہوئی چلئے۔ مولانا نے
یہ بھی فرمایا کہ کانگریس ایک مشن اور نظریہ کا نام تھا
زخمی طالب علم کو بچنے لئے اور دریافت کیا میں
یہ دونوں باتیں ختم ہو گئیں اور عوام سے اس کا شتر

میر بھائی آپ سے کوئی یادہ ایسی نہ
ہے آپ کو بھی اسی حادثہ کو شکار ہوئے
جس کا جواب بھی شکل ہو جاتا۔ یہ صحیح ہے کہ ندوہ کے
دیوبھی کسی طرح کو بھی کاشکار نہ ہو۔
طلیبے اپاہیلو اس کے طرح ایک کشکار ہے
آپ کو تباہ کرنے کے لیے طلاق ہماری کو شکر ہے
عملت حاضر کے حصہ میں آیا تھا۔ جس کو بھی
سے ہے، اللہ کے نام اور اس کے رسول کے نام اور
علمی ہے اس کو چاہا جا سکتا ہے اس واقعہ
لیس ابرہیم کا شکر نہ کر سیہی جاستا تھا یہ پورا
درامہ تھوڑی سی دیر میں ختم ہو جاتا۔ اسکے دفعے
کو زیادہ ایسی نہ دیں بلکہ کمی کر کے اللہ نے یہ سعادت
اچھے بھی پورا دارالعلوم ندوہ العلماء ملزموں کے
بھی بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے پس اس اس کا جو
صفحہ میں کھڑا ہوتا اور اس کے دشمنتے گردی
کے افغانستان کے نام پر ہوتے ہیں۔ اس دفعے تو صورتی
کی قدر کر رکھے اور اس کے ساتھ سالہ اتنا
یہ قید بھی دینص ہے۔ جس طبق ملک کے
ساتھ وفاداری کے بھی تعلیم دینص ہے بلکہ مجھے
کہ گوپیوں کا جائز پیدا کرنے کی خاطر یہ خبر شائع
کر دیجے کہ طلبے نے بھی گولیاں جلا دی تھیں
تو ریاستی داخلا سکریٹری کے نے فری اس کے
قسم ملک کے اور قیام پاکستان کے بعد اس
ملک بھی مسلمانوں کے بھرپور اور دوسرا روز اس طبق
کے پورا ہوتے ہوئے دیلوں کو جو ہوتے اپنیں تقویت
مختصر کے۔ یہ نیکھ ناہنہ ندوہ کے
حمدیہ نسبیہ اسکے تھے اگر اس کو
خواہش کے تیار کر دیجئے ہو تو اس کے
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے
کو جو ہے اور اسکے سے لگتا جو کچھ ہو رہا ہے
ذینچ افسوس کا افسوس ہے زر پستی کا اور غلط ایسا
کا تجھے کہ مدرسے اسکو ہمیشہ بھی کہنے لگے ہیں۔
یاد کریں ہمارے بھی ہونچ اور الفاضلہ ہوتا اور
دو افسوس کو کہنے سے لگتا افسوس کے خیر ہے
کو جو ہے اور مدارس کے طبقہ ساکھے

کوئی واسطہ اور تعلق نہیں رہا اس کے ذمہوں
نصیب ہوں تو وہ اس ملک کے لئے خیر و برکت کا
خزینہ اور اس کی کلادہ کا نگینہ شاہت ہو سکتے ہیں جن
کی نوجوان نسل اس ملک کا دست و بازوں سکتی
ہے۔ حالات کی ابتری اور مسائل کی سنگینی میں اگر
کیا نقش ہوگا۔ غیر ملکی طاقتوں نے جن کے سپردیہ
وہ جدید حب الوطنی سے سرشار نظر آتے ہیں تو سوچا
خدمت کی ہے وہ برابر اس میں مصروف ہیں۔
حاصل نہیں کر سکتے۔ علم کی اس عام توہین قابل
کی تاریکی میں سمجھی علم پرستی کی ایک روشن برابر جملتی
رہی ہے۔ یہ ہندوستان کے طالبین علم کی وہ جائی
ہیں جو اسلام کے مذہبی علوم مختلف عربی میں
میں حاصل کر رہی ہیں۔ یہ جدید حب علم پرستی اور
رضائی الہی کے اور کوئی دنیاوی عرض نہیں کرتا
ہندوستان بھر میں علم کو علم کے لئے اگر کوئی بڑھنے
والی جماعت ہے تو وہ عربی مدارس ہی کی جاافت

سازش ہے۔ مسلمانوں کو اطمینان و میسوں کے لمحات
کو یہ کہہ کر بر باد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے
اور یہ نہیں سوچا جا رہا ہے کہ خدا خواستہ حالات
سے تنگ آ کر وہ واقعی اسی راہ پر جل پڑی تو ملک
کیا نقش ہوگا۔ غیر ملکی طاقتوں نے جن کے سپردیہ
یعنی دنیا اسی کے بدل حصول علم کے وہ اپنی خدا
حاصل نہیں کر سکتے۔ علم کی اس عام توہین قابل
کی تاریکی میں سمجھی علم پرستی کی ایک روشن برابر جملتی
رہی ہے۔ یہ ہندوستان کے طالبین علم کی وہ جائی
ہیں جو اسلام کے مذہبی علوم مختلف عربی میں
میں حاصل کر رہی ہیں۔ یہ جدید حب علم پرستی اور
رضائی الہی کے اور کوئی دنیاوی عرض نہیں کرتا
ہندوستان بھر میں علم کو علم کے لئے اگر کوئی بڑھنے
والی جماعت ہے تو وہ عربی مدارس ہی کی جاافت

ندوہ العلامہ پیر پویں چھاپہ

کے خلاف ذمہ داران مدارس کا اہم جلسہ

دارالعلوم ندوہ العلامہ پر ۱۹۹۳ نومبر کی دریانی شب میں جس وحشیانہ بربریت
کا مظاہرہ ہو گیا اور یہاں اپنے زمانہ تعلیم کے سبق آموز
دعاوت پر مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ہبتم
دارالعلوم ندوہ العلاماء و مولانا سید محمد واضع رشید
وابقات بھی سنائے۔ میان سلام ائمہ صاحب
اور حضرت مولانا ہدایت علی صاحب علی الرحمہ کی
گرالقدر خدمات کا تذکرہ بھی کیا اور موجودہ نظر و
فتنہ اور تعلیم و تربیت برائش کا شکر ادا کیا۔ اسکے
بعد مولانا سید محمد عبید اللہ اسعدی صاحب
استاذ جامعہ عربیہ ہتھورہ یاندہ صدر ادارہ
کے ہمراہ مدرسے میں تشریف لائے۔ بعد
نماز مغرب فرزاں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گی جس
دارالعلوم ندوہ العلاماء نے بصیرت افزون قفر فرانی
حمد و صلوٰۃ کے بعد حضرت مولانا نے فرمایا۔ مجھے یہ مدد
دیکھو اور آپ حضرات سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔
اس استقبال کیا اور تجاویز میں کیس، مولانا محمد خالد ندوی کی اس کے بعد مفصل اور مؤثر تقریب ہوئی
اور جناب مولانا محمد رابع صاحب ندوی ہبتم دارالعلوم ندوہ العلاماء کی ایک تحریر جو اس موضوع
کی بھجن کا اشتہار شالی ہوا تو بھارتی جنتیاں
نے جیخنا شروع کر دیا اور آئی اس آئی کے ایجت
بھرے جائے ہیں جا لانکے یہ خدمت تو وہ خود جام
دے سے ہے اس طرح کی مختباں اس ملک کو نکری
کے چابت ہیں مسلمانوں کی وہ نوجوان نسل جس نے
آزادی دستیں نہیں آنکھیں کھوئی ہیں جس کا مسلم
لیگ کی تحریک قیام پاستان اور نفیض ملک سے

اس یہ کہیے حضرات اکابر بانی روح کے پروردہ
قدیم دینی دعویٰ تعلیمی و تربیتی ایک اہم
مرکزی ادارہ ہے جس کی تاسیس جاہد بالاکوٹ
حضرت مولانا سید جعفر علی صاحب نقوی تخلیفہ اجل
ایم المُؤْمِنِين حضرت مولانا سید احمد شہید بریلوی
کے مقدس ہاتھوں سے ہوئی اس ادارہ نے اپنے
آمد پر سرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے پیہا
ملکی و غیر ملکی دینی مشاغل و مراتب کا ذکر کرتے
ہوئے ادارہ سے انکے قلبی تعلق، قرب اور محبت
۲۰ اکتوبر ۱۹۹۳ء کی شام کو صدر ادارہ
کا تذکرہ کیا۔ اور پھر اس ادارہ کی خدمات پر بھرپور
حضرت مولانا سید محمد رفیٰ صاحب مذکوٰت، کی
دعاؤت پر مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ہبتم
دارالعلوم ندوہ العلاماء و مولانا سید محمد واضع رشید
وابقات بھی سنائے۔ میان سلام ائمہ صاحب
اور حضرت مولانا ہدایت علی صاحب علی الرحمہ کی
گرالقدر خدمات کا تذکرہ بھی کیا اور موجودہ نظر و
فتنہ اور تعلیم و تربیت برائش کا شکر ادا کیا۔ اسکے
بعد مولانا سید محمد عبید اللہ اسعدی صاحب
استاذ جامعہ عربیہ ہتھورہ یاندہ صدر ادارہ
کے ہمراہ مدرسے میں تشریف لائے۔ بعد
نماز مغرب فرزاں ایک جلسہ کا انعقاد کیا گی جس
دارالعلوم ندوہ العلاماء نے بصیرت افزون قفر فرانی
حمد و صلوٰۃ کے بعد حضرت مولانا نے فرمایا۔ مجھے یہ مدد
دیکھو اور آپ حضرات سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔
اس استقبال کیا اور تجاویز میں کیس، مولانا محمد خالد ندوی کی اس کے بعد مفصل اور مؤثر تقریب ہوئی
اور جناب مولانا محمد رابع صاحب ندوی ہبتم دارالعلوم ندوہ العلاماء کی ایک تحریر جو اس موضوع
کے متعلق تھی۔ حاضرین کو پڑھ کر سنائی گئی، حاضرین میں عاملین شہر کی بھی ایک بڑی تعداد
تھیں اس اجتماع میں بولیں جھاپہ پر سخت الفاظ میں مذمت کی تاریخ داد پاس کی گئی اور علماء
دارالعلوم ندوی کے درمیان مضبوط روابط اور اتحاد پر زور دیا گیا اور یہ بھی طبیاً یا کامنہ
پر اسی جرأت بے جا کی ہمت نہ کی جائے۔ اس کی بھرپور تائید کی جائے کی تاریخ ائمہ کسی ادارہ
پر اسی جرأت بے جا کی ہمت نہ کی جائے اور حکومت، ایک دینی جا خوت و
بپر ملے سے نفظ کی
حضرت سید احمد شہید اور ان کے متعلقین
پیش کیا اور کہا کہ ان اکابر حضرات کی تشریف اور
ضمانت حاصل ہو سکے۔

۱۶۹

اس یہ کہیے حضرات اکابر بانی روح کے پروردہ
قدیم دینی دعویٰ تعلیمی و تربیتی ایک اہم
مرکزی ادارہ ہے جس کی تاسیس جاہد بالاکوٹ
اسے دیکھتا ہے تو مغل دنگ رہ جاتی ایک اہم
سے اس کی ترقی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا حضرت
مولانا جعفر علی صاحب نقوی کے ہاتھوں لگایا ہوا
یہ علمی شعبہ و وقت کتنا محدود تھا اور اس نے اپنے
پونے دو صدی کے اندر بہت ساری شخصیتیں پیدا
کی ہیں جو آنکاب و مہتاب کی طرح چک رہی ہیں:
ابنی تغیر کے اختتام پر حضرت جہان حمز نے
فسر رایا۔

”یادارہ بستی کے یہی خیروں کت لاذیع اور نعمت
بے بہای اسے اسکو نہ لکھ کر تک دیجئے اسی مدارہ کی نسبت
بہت بند ہے اس کی نسبت حضرت مولانا سید جعفر علی صاحب
سید احمد شہید کے اہل خفار میں تھے من کے ساتھ خود و خداوند
و جادیں شریک ہے اور بھرپور تجسس کی خیارات کے بعد پیغمبار
اور نبیاں کی تاریخ تک دعوت و تینیں من مرگم کر کے دو ہمہ سے
درستہ تک دعوت و تینیں من مرگم کر کے دو ہمہ سے
درستہ تک دعوت و تینیں من مرگم کر کے دو ہمہ سے
کی خدمت میں حصہ لوں：“

چنانچہ جہان نہیں حضرت مولانا سید احمد رابع صاحب حسنی
دھرم دارالعلوم ندوہ العلاماء نے جہان اپنے رسول طلب کے صرف
یہی ملکیت کے گرائد تعاون کیس کش نہیں
فخر اہل اللہ خیر الجزا۔
پھر صدر ادارہ حضرت مولانا سید احمد رابع صاحب کے ہاتھ
جل کا اختتم ہوا اور پھر یہ حضرات نہیں نہ اس میں قبائل اور جماعت
مولانا سید جعفر علی صاحب کے ہاتھوں بھجو اپنے بھائیوں کو خداوند ہو گئے

حضرت سید احمد شہید اور ان کے متعلقین
نے جو خدمت فردوسرت اور سعادت ہے۔
اہم سب کے یہی باعث فردوسرت اور سعادت ہے۔

ابی حدیث کابینیادی اکسر دام

شادی و غمی کے موقع پر سنت و خریجت کے احکام
 بغدادی (رم ۱۲۶۰ھ) صاحب "تفسیر وحی المعنی"
 اور کستان میں آج تک مقبول و رائج ہے فخری نہیں
 اس سے پیشہ عولانا محمد اسماعیل شہید نے
 آلوسی (رم ۱۳۲۵ھ) کارنگ اپنے عهد کے عملاء
 اور بدعات کے بلاء میں رنگ ٹک لک نظر آتا ہے
 عراق میں اسی درس و مطالعہ حدیث کے اثر سے
 جس کے نمونے ان کے خواص میں دیکھ جاسکتے ہیں
 کے نام سے ایک رسالہ تالیف فرمایا تھا جو سنت عیت
 کی علمی تعریف و تشریح کے موضوع پر پھر بن رسال
 بالکل مختلف و ممتاز نظر آتا ہے، شام میں حلامہ
 جمال الدین القاسمی (رم ۱۲۸۳-۱۲۸۴ھ) مصنف
 و کتب میں شمار ہونے کے قابل ہے، لیکن اس کا طرز
 و خدمت کتب حدیث کا تتجه ہے وہ خود حدیث یا اندر
 "الیضاح الحق المترجح في احكام الميت والضرج"
 کے نام سے ایک رسالہ تالیف فرمایا تھا جو سنت عیت
 کے نام سے ایک رسالہ تالیف فرمایا تھا جو سنت عیت
 کی علمی تعریف و تشریح کے موضوع پر پھر بن رسال
 جمال الدین القاسمی (رم ۱۲۸۳-۱۲۸۴ھ) مصنف
 محققانہ عالمانہ اور اصولی ہے، اور اس سے اوپر
 "تواعد الحدیث من فنون مصطلح الحدیث"
 "تفسیر قاسمی" (۱۲۸۱ھ) کے اصلاحی رنگ کا
 پہنچ کے اہل علم ہی فائدہ اخلاقیت ہے، مسائل
 ارجمند "زیادہ حامی ہم ہی ہے اور اس کا تعلق ارض
 سے ہو سکتا ہے وہ اپنے ہم حصر و ہم وطن حملاء میں
 دین کا تمام تراشناخ فرقہ و علم حکمت و ادب تمازن
 معاشرے میں حامی تھیں، اور روزمرہ کی زندگی
 سے تھا، تمازن نظر آتے ہیں، مصریں جامع اور اور
 میں داخل ہو جکی تھیں۔

عراق میں علامہ شہاب الدین السید محمود آلاوسی
 کا ترتیب دیا جو انصاب مہدوہستان، افغانستان
 کی پابندی اختیار کی۔

شادی و غمی کے موقع پر سنت و خریجت کے احکام
 بغدادی (رم ۱۲۶۰ھ) صاحب "تفسیر وحی المعنی"
 اور کستان میں آج تک مقبول و رائج ہے فخری نہیں
 مولانا عبد الرحیم فخری محلی (رم ۱۳۰۰ھ) کا رسوم و حجج
 اور بدعات کے بلاء میں رنگ ٹک لک نظر آتا ہے
 عراق میں اسی درس و مطالعہ حدیث کے اثر سے
 جس کے نمونے ان کے خواص میں دیکھ جاسکتے ہیں
 اور یہ ان کے اشتغال بالحدیث، اور تدریس
 بالکل مختلف و ممتاز نظر آتا ہے، شام میں حلامہ
 جمال الدین القاسمی (رم ۱۲۸۳-۱۲۸۴ھ) مصنف
 و خدمت کتب حدیث کا تتجه ہے وہ خود حدیث یا اندر
 "تواعد الحدیث من فنون مصطلح الحدیث"
 "تفسیر قاسمی" (۱۲۸۱ھ) کے اصلاحی رنگ کا
 اندازہ "اصلاح المساجد من البدع والعلوی"
 سے ہو سکتا ہے وہ اپنے ہم حصر و ہم وطن حملاء میں
 دین کا تمام تراشناخ فرقہ و علم حکمت و ادب تمازن
 معاشرے میں حامی تھیں، اور روزمرہ کی زندگی
 ارجمند "زیادہ حامی ہم ہی ہے اور اس کا تعلق ارض
 سے تھا، تمازن نظر آتے ہیں، مصریں جامع اور اور
 میں داخل ہو جکی تھیں۔

یہی حال دوسرے عرب حاصل کے راقی شام
 مصر تونس، الجزاير و مراکش، اور عجمی ممانع افغانستان
 اور ترکستان وغیرہ کا ہے۔

حدیث و سنت کی بدولت حیات طبکار
 اعتقد و تسلیل اس وقت تک باقی رہا، اور امت
 کو اپنے ہر دوسریں وہ رو عانی، ذوقی، علی و اکانی ہیڑ
 ملنی رہی جو صحابہ کرام کو ہباؤ راست حاصل ہوتی
 تھی، اس طرح صرف حقائق و احکام بی میں توارث
 کا سلسلہ جاری نہیں رہا، بلکہ ذوق و مزاج میں بھی
 توارث کا سلسلہ جاری رہا، حدیث کے اثر سے
 عجید صحابہ کا "مزاج و مذاق" ایک نسل سے دوسری
 نسل اور ایک طبقے سے دوسرے طبقے کے منتقل ہوتا
 ہے، اور امت کی طویل تاریخ میں کوئی تھرے
 رہا، اور امت کی طویل تاریخ میں کوئی تھرے
 مختصر عہد ایسا نہیں آئے پایا، جب وہ مزاج
 و مذاق "یکسر زاید" اور "معدوم ہو گیا" ہو، ہر دوسری
 ایسے افراد رہے جو صحابہ کرام کے مزاج و مذاق کے
 حامل کہے جاسکتے ہیں، وہی عبادت کا ذوق و دوی
 تقوی و خشیت، وہی استقادت و عزیزت، وہی
 مالکتاب والسنۃ المحمدیۃ "تحفہ واعظہ"
 مسائل کی ترجیح، اور اپنے زمانہ کی بعض بدعات
 کی بلا رور خایت تزوید میں ان کا مطالعہ و محققا
 رنگ صاف جملہ تھے، ان کو ان کے مطالعہ و تحقیق
 اور مبلغ تیار کئے، جنہوں نے مصر کے قصبات اور
 دیہاؤں کا دورہ کی، مصر کی اس ابتدی سے ان بعد عا
 تو واضح و احتساب نہیں، وہی شوق آخرت، وہی
 اور جنگی باتوں کو فارج کیا جو مساجد کا ایک لازم
 دنیا سے بے رغبی، وہی جذبہ امر بالمعروف و نہی
 پھو بخادی کا انہوں نے "تحفہ الاسلام" این تحریر کی
 عن المذکور، وہی بدعات سے نفرت، اور عدید باید
 سنت، جو حدیث کے مطالعو اور شفعت کا تتجه ہے،
 علامہ فرنگی محل میں (جن کا علی تجویز ہے، اور جن
 سنت و مجاہد اور اولیائے امت میں سے تھے)

شادی و غمی کے موقع پر سنت و خریجت کے احکام
 بغدادی (رم ۱۲۶۰ھ) صاحب "تفسیر وحی المعنی"
 اور سادرہ روزگار فرنڈوں نے قرآن و حدیث کی
 تعلیم، صحیح اسلامی حقائق کے بیان، اور دین خالص
 کے عہد تک مصلحین امت، اور دین خالص کے مصلحین
 کی دعوت کی ذمہ داری سنبھالی، اور صحاح ستہ کی
 تدریس، نشر و اشاعت، اور تعلیمی انصاب میں ان کو
 عقدہ و اصلاح رسم کے علمی داران نظر آتے، جن میں
 سے چند کے (بطور مثال)، نام پیش کیے جاتے تو، علامہ
 محدث علی شوکانی (رم ۱۲۵۵ھ)، امیر محمد بن اسماعیل
 صناعی (رم ۱۲۸۲ھ)، احمد بن عبد الشرین اور ایس حسینی
 حلاق طاپان علوم حدیث کا ایسا مرکز و مرجع بنیگا
 کر دو دراز کے مالک اور خود بlad عربی سے علم صد
 کر شاپین و طالبین نے بیان آکر فن حدیث کو
 تحسین و تکیل کی ہے۔

تیرہویں صدی کے پوے عالم اسلام میں
 حسین علی ساکن وال بھرال صلح میاں والی (رم ۱۳۲۳ھ)
 اصلاح و تجدید کا سب سے زیادہ طاقتور اور مؤثر
 تحریکیں ہندوستان میں ظہور پذیر ہوئیں، قاریں
 کے لیے صرف حضرت سید احمد شہریار اور مولانا اسماعیل
 شہری کی ہمگیر اصلاحی تحریک کے ماطالعہ کافی ہو گا،
 اور کام سے پہلی اسلامی تاریخ منور و معطر ہے۔

ایشی شب و روز کے اشتغال بالحدیث
 دسویں اور گیارہویں صدی یورپی میں
 افغانستان رکابیں وہرہات وغیرہ کے عمار کے
 حالات پڑھئے، اور ان کی تصنیفات و کچھیے ہجات
 کی قوت تحریک مصر کے ایک عالم اور ازہر کا ایک
 سنت، وہ قبدهعت علمی تحقیق اور مسائل کی تتفیع
 استاد شیخ محمود خطاب سبکی کو پیدا کیا (رم ۱۲۷۳ھ)
 کارنگ بہت کم نظر کئے گا، دفعہ علامہ ملا علی قاری
 جنہوں نے مصر میں خلیف اصلاح بلند کیا، بدعات
 رعلی بن سلطان محمد سروی (رم ۱۲۷۳ھ) کی شخصیت
 و مذكرات کی تزوید کا منظم کام شروع کی اور اس
 سامنے آتی ہے، جنہوں نے جاز جا کر وہاں کے عویش
 عظام اور اساتنے کبار کتب حدیث کا درس لیا، اور
 کانام "الجمعیۃ الشرعیۃ لتعادوت العالمین"
 اس میں کمال پیدا کیا، اکتب حدیث و فقری کی شرح
 ملک اکتب و والسنة المحمدیۃ "تحفہ واعظہ"
 اور جانبی عادات کو تجییج و بن سے اکھار پہنچنے کا جو مسلم
 معاشرہ اور مسلمانوں کی طبیعتوں میں رجح بس گئی
 تھیں، ان کے بعد ان کے خلفاً اور ان کے خلافاً کے
 خلافاً نے یہ مسلمان جیلی شیخ عبد الحق
 (ابن سیف الدین بخاری) دہلوی (رم ۱۰۵۲-۱۰۵۳ھ) نے
 ہندوستان میں حدیث شریف کی نشر و اشاعت
 اور اس کی شرح و تدریس میں اپنی ساری کوششیں
 صرف کیے، ان دونوں کے بعد حکم اسلام حضرت
 کو اپنی زندگی کا دستور احل بنایا، اور ترقیات

JANUARY							FEBRUARY							MARCH							
شہان انتہم دھنیاں بھائیں			دھنیاں بھائیں شہان انتہم			شہان انتہم دھنیاں بھائیں			دھنیاں بھائیں شہان انتہم			شہان انتہم دھنیاں بھائیں			دھنیاں بھائیں شہان انتہم			دھنیاں بھائیں شہان انتہم			
SUN	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۲۴	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲۵	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲۷	۲۵
MON	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۲۵	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۲۶	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۲۵	۲۵
TUE	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	۲۹	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۲۶	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۲۶	۲۶
WED	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۱	۲۲	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۱	۲۸	۸	۱۵	۲۲	۲۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۲۸
THU	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲	۲۳	۲	۹	۱۶	۲۳	۲۲	۲۸	۲	۹	۱۶	۲۳	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
SAT	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۴	۱۱	۱۰	۱۸	۲۵	۳	۱۰	۱۷	۴	۱۱	۱۰	۱۸	۴	۱۱	۱۰	۱۸	۳۱
APRIL							MAY							JUNE							
SUN	۳۰	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۲۶	۴	۱۱	۱۸	۱۹	۲۵	۴	۱۱	۱۸	۱۹	۲۵
MON	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۲۸	۵	۱۲	۱۹	۲۰	۲۶	۵	۱۲	۱۹	۲۰	۲۶	۲۶
TUE	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۲۹	۶	۱۳	۲۰	۲۱	۲۷	۶	۱۳	۲۰	۲۱	۲۷	۲۸
WED	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	۲۹	۷	۱۴	۲۱	۲۲	۲۸	۷	۱۴	۲۱	۲۲	۲۸	۲۹
THU	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲۲	۲۱	۱	۸	۱۵	۱۶	۲۳	۱	۸	۱۵	۱۶	۲۳	۳۰
FRI	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲۳	۲۰	۲	۹	۱۶	۱۷	۲۴	۲	۹	۱۶	۱۷	۲۴	۳۰
SAT	۱	۸	۱۵	۲۲	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۲۴	۲۱	۳	۱۰	۱۷	۱۸	۲۴	۳	۱۰	۱۷	۱۸	۲۴	۲۵
JULY							AUGUST							SEPTEMBER							
SUN	۳۰	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۲۴	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۲۸	۲۸
MON	۳۱	۱	۱۰	۱۷	۲۴	۱	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۲۵	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲۵	۲۹
TUE	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۲۰	۲	۹	۱۶	۲۳	۲۰	۲	۹	۱۶	۲۳	۲۰	۲۰
WED	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۲۵	۶	۱۳	۲۰	۲۲	۲۷	۶	۱۳	۲۰	۲۲	۲۷	۲۹
THU	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	۲۹	۷	۱۴	۲۱	۲۵	۲۸	۷	۱۴	۲۱	۲۵	۲۸	۲۹
FRI	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲۲	۱	۸	۱۵	۱۶	۲۳	۱	۸	۱۵	۱۶	۲۳	۲۹	۳۰
SAT	۱	۸	۱۵	۲۲	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲۳	۲۰	۲	۹	۱۶	۲۳	۲۰	۲	۹	۱۶	۲۳	۲۰	۲۸
OCTOBER							NOVEMBER							DECEMBER							
SUN	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۲	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲۴	۳۱	۱	۸	۱۵	۲۲	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
MON	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۵	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۲	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲۵	۲۵
TUE	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	۶	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۵	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲۵	۲۵
WED	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹	۲۰	۶	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۶	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۲۹
THU	۵	۱۲	۱۹	۲۶	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۲۷	۷	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۷	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۲۹
FRI	۶	۱۳	۲۰	۲۷	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱	۲۸	۱	۸	۱۵	۱۶	۲۳	۱	۸	۱۵	۱۶	۲۳	۲۹
SAT	۷	۱۴	۲۱	۲۸	۴	۱۱	۱۸	۲۵	۳۱	۲۹	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰	۳۰

تغیریات ناسف

۳۰

جو اس عہد کا جیتا جائے مرقع اور حیات نبوی کا
بوتا چاٹ روزناج ہے، اور جس میں عہد نبوی گی

کی کیفیت لسی ہوئی ہے۔ (جاری)

لہ مستدر حکم نہ تاریخ دعوت و عزیت صحریہ
کے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب "تاریخ دعوت

کتاب مرحومہ حضرت شریعت مکتبہ صحریہ مصطفیٰ

کے مکتبات امام ربانی مکتبہ نمبر ۱۰۱۰۱ مطبوعہ

نوکشہ کا پورہ ۱۹۷۰ء۔ ۱۹۷۰ء میں عربی کی مشہور کتاب

"قصص العلم" کی طرف اشارہ ہے، تمہارے
کتاب "مقدمة کتبہ تاریخ اخوات" میں ایضاً

تَمَيِّزِ حَيَاةٍ

یَنْدُر فُرْنَز

سچی علم پرستی

اس وقت طلبہ کی جماعت آپ کے سامنے ہے، یہ وہ جماعت ہے جس نے دین کو دنیا پر ترجیح دی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے جس نے بہترین سامان آرائش و آسائش کو مخفی احکام الہی کی پابندی اور سچے ہندوستانی کی حیثیت سے چھوڑ دیا ہے یہ وہ جماعت ہے جس نے ہر طرح کی تکالیف برداشت کی ہیں۔ بھوک پیاس کی سختی بھیلی ہے اور جاڑے کی طول راتیں زمین پر گزاری ہیں اور اب تک گزار رہی ہے۔ ہندوستان میں علم کو علم کے لیے نہیں بلکہ معیشت کے لیے حاصل کیا جاتا ہے یہ ٹری ٹری تعلیمی عمارتیں جوانگریزی تعلیم کی نوابادیاں ہیں کس مخلوق سے بھری ہوئی ہیں۔ مشتا قان علم اور شیفتگان حقیقت سے؟ نہیں ایک مٹھی گیس ہوں اور ایک پیالہ چاولوں کے برستاروں سے جن کو تین دلایا گیا ہے کہ بلا حصول علم کے وہ بندی خدا حاصل نہیں کر سکتے علم کی اس عام توبہن و تذلیل کی تاریکی میں سچی علم پرستی کی ایک روشنی برادری کی رہی ہے یہ ہندوستان کے طابیں علم کی وہ جماعتیں ہیں جو اسلام کے مذہبی علوم مختلف عربی مدرسیں حاصل کر رہی ہیں۔ یہ جذبہ بجز علم پرستی اور رفاقت الہی کے اور کوئی دنیاوی غرض نہیں رکھتا ہندوستان بھر میں علم کو علم کے لیے اگر کوئی بڑھنے والی جماعت ہے تو وہ عربی مدارس ہی کی جماعت ہے۔

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

لکھنؤ کے قدیم مشہور و معروف
منڈل سے تیار کردہ خوشبو
دار عطریات، عمدہ و اعلاء
قسم کے روغنیات و عرق
یکوڑہ، عرق گلاب
و دیگر عطریات کی



ایک قابل اعتماد دوکان۔ ایک مرتبہ
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

خط و کتابت کا پتہ ہوئے

268898

اظہار احمد اینڈ سونز پیر فیو مرنس، چوک لکھنؤ

آپ کی خدمت میں جدید و دلکش
سو نے چاندی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیاشوروم

گھنٹہ پیلس

حاجی عبد الرزوف خاں، حاجی محمد فتحی خاں، محمد معروف خاں

ایک مینارہ مسجد کے سامنے ابڑی گیٹ چوک لکھنؤ

فون نمبر: ۲۶۷۹۱۰

چشمہ گھر

جالپانی پیوٹر کے ذریعہ آنکھوں کی جاخی کی جاتی ہے
Auto Refracto Meter AR-866

نورانی میل

۱۱۰، زم بیوت کی بہترین دوا



یبل پر ڈرگ لائنس نمبر
کیپ سول پر ۷۴۷ مارک حضور و محبیں، اندرین بمن کی کہیں کوئی
برائی نہیں ہے دھوکہ نکھائیں میوکا بانا اصل نورانی میل میوکا
چشمہ گھر، محلہ مہاجنی ٹول پوسٹ سرکے میز
ضلع عالم گزہ ۲۰۵-۰۳۴۲ فون: ۷۶۸۴۸۲

INDIAN CHEMICAL MAU.N.B. 275101